



بائیسوں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 12 نومبر 2005ء ہر طابق 9 شوال 1426ھجری بروز منگل۔

نمبر شمار	مندرجات	نمبر شمار
ستون نمبر		
1	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	1
1	دعا یے مغفرت۔	2
2	چیز مینوں کے پیش کا اعلان۔	3
2	وفیض سوالات۔	

بلوچستان صوبائی اسکیلی کا اکیسوال اجلاس مورخ 12 نومبر 2005 بروطانی بوقت صبح گیارہ بجکروں منت پڑی صدارت جناب اپنے کرماں جمال شاہ کا کڑ بلوچستان صوبائی اسکیلی ہاں کوئے میں منعقد ہوا۔

خلافت قرآن پاک و ترجمہ

از

حافظ عبد الملک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوْقَوَامِينَ لِلَّهِ شَهِدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمُنَّكُمْ شَدَاءُ نَّفُوتُكُمْ عَلَى الْأَنْتَدِيلُو اغْدِلُو هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ خَيْرُ بِمَا تَعْمَلُونَ۔

ترجمہ: اے ایمان والو۔ خدا کے لئے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑو انصاف کیا کرو کہ یہی پر ہیز گاری کی بیات ہے اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ بٹک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔

صدق اللہ العظیم۔

جناب اپنے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ جی مولانا صاحب

مولانا در محمد برکانی۔ (وزیر) ہمارے صوبائی سالار کے جوان سال بیٹے عبدالصبور وفات پا گئے ہیں ان کے لئے دعاۓ مغفرت کی جائے۔

جناب اپنے۔ دعا کریں۔

(• مغفرت کی گئی)۔

جناب اپنے۔ جی سردار محمد عظیم صاحب۔

سردار محمد عظیم موسی خیل۔ پواخت آف آرڈر جناب حاجی بہرام خان اچھری جن کا ہماری پارٹی میں برا امتام تھا وفات پا چکے ہیں ان کے لئے دعاۓ مغفرت کی جائے۔

جناب اپنے۔ اور کوئی ہے تاکہ دعاۓ مغفرت کی جائے۔ او کے۔

مولانا در محمد برکانی۔ (وزیر) مولانا عبد الواحد جو Accident میں شہید ہوا تھا اس کے لئے بھی دعاۓ

مغفرت کی جائے۔

جناب اپنکر۔ او کے مولانا صاحب دعائے مغفرت کرائیں۔
(دعا مغفرت کی گئی)

جناب اپنکر۔ جی۔ پہلے سیکریٹری اسٹبل چیئرمینوں کے پیش کا اعلان کریں۔
چیئرمینوں کے پیش کا اعلان۔

محمد انور لہری (سیکریٹری اسٹبل)۔ بلوچستان صوبائی اسٹبل کے قواعد انصباط کار کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت اپنکر صاحب نے درج ذیل اراکین اسٹبل کو اس اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر شیخ مقرر کیا ہے۔
جناب شیخ جعفر خان مندوخیل۔

جناب محمد اسلم خان رئیسانی۔

جناب پکاؤں علی ایڈوکیٹ۔

مس راحیلہ حیدر ارمنی صاحبہ۔

وقف سوالات۔

جناب اپنکر۔ سردار محمد عظیم موی خیل اپنا سوال نمبر 523 دریافت کریں۔

سردار محمد عظیم موی خیل سوال نمبر 523
موڑخ 17 مارچ 2005 کو مخدر شدہ

کیا وزیر امور پرورش حیوانات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مطلع موی خیل کی عوام کا ذریعہ آمدن، گزر برس زیادہ تر مال مویشیوں کے پالنے پر ہے مگر مطلع موی خیل میں مویشیوں کو بیماریوں سے چھاؤ کے لئے کوئی ویفرزی ہسپتاں نہیں ہے اور نہیں مویشیوں کے فارم کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو وجہ تلاکی جائے؟

عبدالقدوس بن جنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔

مطلع موی خیل میں امور حیوانات کا ایک عدد ویفرزی ہسپتال اور (18) ویفرزی ڈپنسریاں جانوروں کے علاج معاٹجے کے لئے عرصہ راہ سے خدمات سرانجام دے رہی ہیں جبکہ جانوروں کے فارم کا تعلق

صلیحی حکومت سے ہے اس سلسلے میں صلیحی حکومت کی توجہ فارم کے منصوبہ کے متعلق دلائی جائے تاکہ منصوبہ پر عمل درآمد ہو سکے۔

جناب اپنے بھائی۔ حجی۔ قدوس صاحب۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر لائیوٹ شاک)۔ جناب یہاں مس پر علگ ہو گئی ہے۔ (100) سو کے قریب ڈپنسریاں ہیں یعنی یہاں پر اخبارہ لکھا ہوا ہے۔ باقی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اپنے بھائی۔ حجی سردار صاحب۔

سردار محمد عظیم موسیٰ افضل۔ حسینی۔

جناب اپنے بھائی۔ تو یہ آپ لوگوں کی اکثریت پر بیشانی ہوتی ہے پرانگ میں غلطیاں ہوتی ہیں آنکھ دیہ غلطی نہیں ہونی چاہئے۔ ایک اور بھی صحیح مجھے چیمبر میں زیارتوال صاحب نے دکھایا تھا وہ گیلو صاحب کہ مجھے کے حوالے سے اس میں بھی کافی ساری غلطیاں تھیں۔ تو اس قدر آپ اپنے اپنے سیکرٹریوں کو بدایت کریں کہ وہ صحیح figures ذیلیا کریں۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ ایک شاید یہ ذکر ہو گا کہ یہ نئے ہمارے D.G جو آرہے ہیں انہی posting میں ہیں شاید ان کو وارنگ ہو کہ اگر آنکھ دیہ ایسا ہو گیا تو ان کے خلاف سخت کارروائی ہو گا اور اس سلسلے میں ہم لوگوں نے جو بھیجے ہیں وہ سارا پچھلی سیشن میں discuss ہو گئے تھے پھر آپ نے کہا میں اپنی طرف سے خود وہ بھیج دوں گا۔

جناب اپنے بھائی۔ اس پر اسیل بھی کارروائی کرے گی۔

عبدالرحیم زیارتوال المدد وکیٹ۔ جناب اپنے بھائی اگر آپ اس کو دیکھیں کہ صفحہ نمبر دو کی لائن پر سکونت لوکل ذو میں اکل تھیں قابلیت یہ بھی question کے جواب میں کہیں نہیں ہے۔ اور تیری بات جناب میں یہ کہنا چاہتا ہوں اگر آپ دیکھیں گے صفحہ نمبر 4 پر محمد علی لکھا ہوا ہے اس کی ولدیت نہیں ہے۔

جناب اپنے بھائی۔ کیا ہے؟

عبدالرحیم زیارتوال المدد وکیٹ۔ ولدیت نہیں ہے۔ 56 محمد موسیٰ کی نہیں ہے پھر شعیب اصغر کی 59 پر

نہیں ہے۔ اور پھر جناب۔۔۔

جناب اپنے کر سعادت اللہ کی نہیں ہے۔

عبد الرحمن زہار توال ایڈو دیکٹ۔ تو ایسے بہت سے ہیں کہ اب تک یہاں پر ان کی ولادت نہیں ہے۔ تو جناب یہ جو list انہوں نے کی ہے دوسال تو ہو گئے ہیں یہ بحال بھی ہو گئے ہیں یہاں تاریخ بھی لکھا ہوا ہے جو notify ہوا ہے۔ 27-1-2005 آج تک ان کی ولادت کے بارے میں بھی معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ بنیادی کہنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ ہر کام کو rules and regulations کے تحت اگر violate ہوتا ہے تو تمام چیزیں بھیک خاک آ جاتی ہیں اور rules اور regulations کو اگر ہم violate کرتے ہیں merit کو violate کرتے ہیں کمیشوں کو violate کرتے ہیں تو اس سے پھر اس قسم کے ابہام ہوں گے۔ اور اس کے جواب میں لکھا گیا ہے وزیر اعلیٰ کی سفارش پر فلانے کی سفارش پر فلانے کے کہنے پر ان کو لگایا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ اس پر کوئی وہ نہیں کر سکتا جناب تو اس حوالے سے اس کی روک تھام ہو۔

جناب اپنے کر Next question۔

سردار محمد اعظم خان موئی خیل۔ جناب اپنے کر صاحب۔

جناب اپنے کر جی۔

سردار محمد اعظم خان موئی خیل۔ جناب اپنے کر صاحب Rules and Regulations کا تقاضا یہ ہے کہ اسیلی میں اگر ایک مرتبہ کوئی Question آئے دوبارہ وہ Question اسیلی میں نہیں آ سکتا ہے۔ جناب پکول صاحب کا اک توڑ کا Question ہے اسی حوالے سے 911 یا 911 یہ Question آیا ہوا ہے جناب اپنے کر صاحب اس کو دوبارہ Question لانے کا۔۔۔

جناب اپنے کر اس کی باری پر پھر یہ آپ point out کریں جب وہ Question کی باری آجائے۔ جی زیارت وال صاحب آپ next question number disucss کی باری دریافت کریں۔

سردار محمد اعظم خان موئی خیل۔ نہیں جناب اپنے کر صاحب اس Question پر ہم disucss بھی نہیں کر سکتے ہیں اس کو point out کر سکتے ہیں کیونکہ پکول صاحب کا Question یا ہوا

تحاہی حوالے سے۔ دوبارہ سیشن میں یہ Question آبھی نہیں سکتا ہے۔
جواب اپنکر۔ جی زیارتوال صاحب۔

عبدالرحمیم زیارتوال ائمہ و کتبہ Question number 1119

کیا وزیر امور پرورش حیوانات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تخلیل حرمی علیع بی، بارکھاں، موی خیل اور ثوب کی طرح صوبہ کی تقریباً تمام اخلاق میں لاکھوں خاندانوں کا گزر بسراں مویشی پانے پر ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالداروں میں نئی نسل کی انواع متعارف نہ کرانے کی حکومتی غلطت کی وجہ سے مالدار اپنی اور صوبہ کی آمدی میں اضافہ کرنے سے محروم ہیں۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے کیا حکومت صوبہ میں آب و ہوا کی موزوںیت اور مطابقت کے مطابق مال مویشیوں کی نئی نسل متعارف کروانے کے ساتھ مالداروں کو ایجاد کیٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو مجہ بتلائی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات

جواب موصول نہیں ہوا

جواب اپنکر۔ جی کوئی سپلایمنٹری؟

عبدالرحمیم زیارتوال ائمہ و کتبہ۔ جواب اگر آپ غور فرمائیں گے میں اسکا جواب آپ کو پڑھ کر سنانا ہوں (الف) کے جواب میں دو لکھتا ہے۔ جی ہاں یہ درست ہے۔ اور (ب) کے جواب میں پہلے میں سوال دوہراتا ہوں۔ (ب) کیا بھی ذرست ہے کہ مالداروں میں نئی نسل کی انواع متعارف نہ کرانے کی حکومتی غلطت کی وجہ سے مالدار اپنی اور صوبہ کی آمدی میں اضافہ کرنے سے محروم ہیں۔ جواب میں لکھا ہے نہیں یہ ذرست نہیں ہے۔ مگرہ مالداروں میں نئی نسل کی انواع متعارف کرا رہا ہے۔ مقامی نسل کی بکریوں کو انکورونسل جو کہ اپنی بہتر اونی صلاحیت کی وجہ سے مشہور ہے اسے کراس کرایا جا رہا ہے تاکہ مقامی نسل کی جانوروں کی اونی کو اپنی بہتر بنایا جاسکے۔ گوشت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لئے قرائل نسل کو مقامی بکریوں سے کراس کرایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں ابھی تک نسل کشی سے F2 نسل کے جانور حاصل

کیئے جا پکے ہیں۔ اور مستقبل قریب میں F3 نسل کی جانور حاصل ہونے کے ساتھ ہی ان مالداروں میں متعارف کرایا جائے گا۔
جناب اپنے بھائی۔ جی۔

عبد الرحمن زمارتو الائیڈو کیٹ۔ جناب اس میں پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ تو سارا continuous انہوں نے لکھا ہے۔ کہ کتنا انہوں نے کہا ہے کہاں پر کرایا ہے کس ضلع میں اور اس سے گوشت کی پیداوار کتنی بڑھی ہے۔ اور اون کی نسل کی جو وہ بات کر رہے ہیں اس سے ہمیں کیا ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ یہ figure انہیں کہیں بھی نہیں دیتے گئے ہیں۔ اور یہ بھی میں نے سوال پوچھا ہے کہ کس ضلع میں کہاں پر انہوں نے یہ متعارف کر دیا ہے تو اس کا جواب نہیں ہے یہ جو 2F نسل ہے کتنا انہوں نے پیدا کی ہے کہن کن اضلاع میں ہیں؟ کہاں پر مالداروں کو یہ مہیا کیا گیا ہے؟ تو یہ جناب کاغذی کارروائی تک ہے چونکہ جناب اگر آپ مجھ سے پوچھنا چاہیں گے تو یہ جو ذیپارٹمنٹس ہیں productive departments جو ہمارے ہیں جس سے صوبے کی آمدنی بڑھتی ہے پہلی بات یہ ہے کہ اس کے لئے بجٹ میں بھی آپ لوگوں نے پیسے نہیں رکھے ہیں چھ سات ذیپارٹمنٹ جو آپ کے 2.4 productive ہیں 2.4 ترقیاتی بجٹ کا۔ آپ یہاں پر بھی جناب مالداری جیسا کہ یہ مانتے ہیں کہ لاکھوں انسانوں کو روزگار اس سے وابستہ ہے۔ ہمارے اس پورے صوبے میں مالداری۔ آپ ہم اسکو develop کرنا چاہتے ہیں۔ develop کرنے کے لئے جناب کہیں پر بھی نہیں لکھا ہے کہ اس ضلع میں ان مالداروں کو یہ جیز مہیا کی گئی ہے۔ تو جناب جب یہ نہیں ہے تو اسکے معنی یہ ہیں کہ ہم وہ کام نہیں کر سکے ہیں۔ ہمارے پاک صرف کاغذ پر لکھنے تک یہ محفوظ ہے۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ پلیمینٹری ہو رہی ہے یا تقریر ہو رہی ہے۔
عبد الرحمن زمارتو الائیڈو کیٹ۔ جی؟

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ تقریر ہو رہی ہے یا پلیمینٹری ہو رہی ہے۔
عبد الرحمن زمارتو الائیڈو کیٹ۔ تقریر بھی ہو گی پلیمینٹری بھی ہو گی۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ پلیمینٹری کریں تاکہ جواب دیدیں۔

عبد الرحیم زمارتوال ائمہ و کیت۔ قرآن نسل کی کراس کہاں کہاں کرائے گئے ہیں جواب دیں ایکی اور انگورہ نسل کی کراس کہاں کرایا گیا ہے کس کو مہیا کیا گیا ہے اسکا جواب دیں؟
جناب اپنے۔ جی بزرخو صاحب۔

عبد القدوں بزرخو (وزیر امور پروردش حیوانات)۔ سمجھیے زیارتوال صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر ضلع وار کہاں ہے۔ یہاں پر کہیں نہیں لکھا ہے اس سوال میں ضلع دار انگورہ نسل ہے ایکی اون، بہت اچھی ہے یہ ایک پراجیکٹ شروع ہوا ہے۔ اور ہر ضلع میں ہم لوگوں نے اسکی نسلیں بھجوادی ہیں تاکہ وہاں کے لوکل نسلیں اون سے اون کا کراس ہو جائے تاکہ اس کی اچھی اون آجائے۔ اور دوسرا یہاں پر قراتر مکا کہہ رہے ہیں وہ یہاں پر research ہو رہی ہے۔ اس کی ابھی تک F2 آئی ہوئی ہے۔ اگر F3 آ جاتی تو اسکو مالداروں میں متعارف کرایا جائے تاکہ اس کا گوشت کے جو بیدار ہے وہ اچھی اور صحیح دیدیں۔
جناب اپنے۔ جی زیارتوال صاحب۔

عبد الرحیم زمارتوال ائمہ و کیت۔ جناب اگر آپ دیکھیں گے جزو کے جواب میں۔ (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے کیا حکومت صوبے میں آب و ہوا کی موزونیت اور مطابقت کے مطابق مال موسیشوں کی نئی نسل متعارف کروانے۔۔۔۔۔

جناب اپنے۔ نہیں زیارتوال آپ کا جو (ب) ہے اس میں تو نہیں لکھا ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ مالداروں میں نئی نسل کی انواع متعارف نہ کرانے کی حکومتی غفلت کی وجہ سے مالدار اپنی اور صوبے کی آمدی میں اضافہ کرانے سے محروم ہے۔ یہ اس کا جواب پڑھ رہے تھے۔

عبد الرحیم زمارتوال ائمہ و کیت۔ جی۔

جناب اپنے۔ تو اسکیں کہاں لکھا ہے کہ ضلع وار تفصیل دی جائے؟

عبد الرحیم زمارتوال ائمہ و کیت۔ جی؟

جناب اپنے۔ اسکیں خلوں کا تو کوئی ذکر نہیں ہے۔

عبد الرحیم زمارتوال ائمہ و کیت۔ جناب اس میں خلوں کا ذکر نہیں ہے خلوں کا ذکر اس میں آجائے گا جناب اور اگر آپ دیکھ لیں گے۔ کہ موی خلیل ثواب کی طرح صوبے کے تقریباً تمام اضلاع میں لاکھوں

خاندانوں کا گزربرمال مویشی پالنے پر ہے۔

جواب اپنکر۔ نہیں وہاں پر (الف) میں کیا یہ درست ہے تھیں ہر تائی ضلع سبی بارکھان موی خیل اور ٹوپ کی طرح صوبے کے تقریباً تمام اضلاع میں لاکھوں خاندانوں کا گزربرمال مویشی پالنے پر ہے۔ وہ کہتا ہے جی ہاں یہ درست ہے۔

عبد الرحمن زبارتوال المدد وکیت۔ تو جواب اس میں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس ضلع میں انہوں نے کہاں پر یہ دیا ہے متعارف کرار ہے ہیں۔ یا جتاب یہ کرد ہے ہیں تو اس طریقے سے انہوں نے لکھا ہے۔ جواب اپنکر۔ نہیں (الف) میں جو آپ نے پوچھا ہے اُس نے کہا ہے تھیک ہے اتفاق کیا ہوا ہے۔

عبد الرحمن زبارتوال المدد وکیت۔ جی۔

جواب اپنکر۔ (ب) میں آپ نے وہ پوچھا ہیں ہے۔ جی۔

سردار محمد عظیم موی خیل۔ ایک سپلیمنٹری جواب آپ کی اجازت سے۔

جواب اپنکر۔ جی۔

سردار محمد عظیم موی خیل۔ جواب اپنکر ایک ضمنی یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ مقامی بھیڑوں کو بلوچی اور رختانی نسل سے کراس کرایا جا رہا ہے۔ جواب اپنکر ہمارے صوبے میں سب سے بہترین نسل پرورخ نسل کا ہے جو کہ کوہ بارکھان اور موی خیل میں یہ بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔ ان سے کیوں کس جیسیں کرایا جاتا اس کی کیا وجہات ہیں؟ جبکہ بہترین اعلیٰ نسل یہی ہے۔

عبد القدوں بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ اس میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ بلوچی اور رختانی قراقل نسل کی جو بھیڑیں ہیں انکو۔

سردار محمد عظیم موی خیل۔ اسیں لکھا ہوا ہے کہ مقامی بھیڑوں بریکٹ میں لکھا ہے بلوچی اور رختانی نسل سے کراس کیا جا رہا ہے۔

عبد القدوں بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ قراقل نسل جو ہے اس کو بلوچی اور رختانی میں کراس کیا جا رہا ہے۔ بلوچی اور رختانی وہ بھیڑیں ہیں جو کہ یہاں کے لوک ہیں قراقل وہ نسل ہے جو افغانستان سے منتکوائی ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ نہیں یہاں کی لوکل بیرونی نسل کی اعلیٰ نسل ہے اعلیٰ کوئی نہیں ہے۔ جو کہ کوہلو پارکھان اور موسیٰ خیل میں پائے جاتے ہیں۔ اس نسل سے کیوں کراس نہیں کرایا جاتا۔ وجہ کیا ہے؟ عبدالقدوس بن نجح (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ اس میں قرقاٹل کی جو نسل ہے وہ قد امت میں بہت بڑی ہے۔ اور افغانستان میں پائی جاتی ہے۔ اس کو یہاں کے بلوچی اور رختانی سے کراس کیا جاتا ہے ہمارا ایک ریسرچ سنتر ہے۔ اس میں بلوچی اور رختانی ہماری اپنی لوکل بھیڑیں ہیں اس کو قرقاٹل بھیڑوں سے کراس کر رہے ہیں اور اس سے ابھی تک 2-F آیا ہوا ہے 3-F جب آیگا تو اس کی گوشت بہت اچھی ہو جاتی ہے۔ اور اس کے گوشت کا نیست بھی بہت بہتر ہے اس لئے اس کو مقامی بھیڑوں سے کراس کر رہے ہیں۔

عبدالرحیم زارتوال امدوکیٹ۔ پہلے جو جواب دیا تھا اس جواب میں اور اس جواب میں فرق ہے۔
جناب اپنیکر۔ کیا فرق ہے؟

عبدالرحیم زارتوال امدوکیٹ۔ پورا بیرونی اگراف اس میں نہیں ہے جناب۔ ب (۱) اور ب (۲) میں لکھا ہوا ہے۔ کہ صوبے بھر میں مصنوعی ختم ریزی کے ۵۲ آرٹیفیشل اسمینیشن سنتر کے ذریعے افزائش کی ترقی کیلئے نئے Bull Proven (Proven Bull) کے ایمپورمنٹ نیکد جات (مین دودو، رینگر مارشل بلیو کنفرول اور جل، اویسز ڈیون، جنسی) یہ جو سارا ب (۲) لکھا ہوا ہے۔ یہاں تو میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔
جناب اپنیکر۔ آپ کے پاس نہیں ہے۔

جناب عبد الرحمن زارتوال۔ نہیں ہے میرے پاس۔ یہ جو جواب لکھا گیا ہے۔ جہاں سے سردار اعظم پڑھ رہا تھا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ یہ میرا والا لے لیں اس میں سب کچھ ہے۔
جناب عبد الرحمن زارتوال۔ جناب اپنیکر آپ کے پاس کوئی والا نہیں ہے۔
جناب اپنیکر۔ میرے پاس سردار اعظم والا ہے۔

عبد الرحمن زارتوال امدوکیٹ۔ مجھے جو دیا گیا ہے اس میں یہ نہیں ہے۔ جناب پتہ نہیں پڑھ کی غلطی ہوئی ہے۔

جانب اپنکے۔ یہ صحیح ہے زیارت وال اگا سوال کر لیں۔

جناب عبدالرحیم زیارت وال۔ سوال نمبر 1120

کیا وزیر امور پرورش حیوانات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے۔ کہ

(الف) تفصیل ہر نامی ضلع سی، بارکھان، موئی خیل اور ٹوپ کے اضلاع میں قائم بالترتیب ویژہ نری ہسپتال اور عارضی (آرٹیفیشل سینفرز) ضلع وار تعداد کسقدر ہے۔

(ب) صوبہ میں آرٹیفیشل سینفرزوں نے ذرائع افزائش نسل کی پر اگر کن کن ممالک کی کن کن انواع کی نسلیں متعارف کروائی گئی ہیں۔ اور کن کن ممالک کی کون کوئی انواع کیلئے صوبہ کی آب و ہوا موزوں ہے ضلع وار تفصیل دی جائے؟

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔

(الف)

صلع	ویژہ نری ہسپتال	آرٹیفیشل اسٹینکشن سینفرز	ویژہ نری ڈپارمنٹ	ہر نامی ضلع سی
-	-	-	-	۱
۱	۲۳	۲۳	۳	سی
۱	۲۳	۲۳	۳	بارکھان
۱	۵۰	۵۰	۲	موئی خیل
۱	۵۸	۵۸	۲	ٹوپ

(ب) صوبہ بھر میں ۵۸ آرٹیفیشل اسٹینکشن سینفرز (مصنوعی جنم ریزی کے مرکز) نے افزائش نسل کے ترقی کیلئے ڈنمارک کی فریزین، امریکن فریزین کی نسل کو دو دھنی کی پیداوار برداشت کیلئے صوبہ میں متعارف کرایا ہے۔ اس کے علاوہ انہی جانوروں کے سینن سے کراس بریڈنگ کر کے مقامی جانوروں کی صلاحیتوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ سال ۲۰۰۵ء کے دوران ۲۷۹۳۹ جانوروں کو مصنوعی جنم ریزی سے یہ کہ جاتا گا۔ اس کے علاوہ ۲۳۲۳۵ سینن دوز زیگی مقامی طور پر تیار کی گئیں۔ آرٹیفیشل اسٹینکشن پر ویجیکٹ کے تحت پیرولی ممالک کی بہترین دو دھنی دینے والی نسل (بین ووڈرینگر، مارشل، بلیو، کنزروں،

اور جل (اوپر ڈیون جنسی) کے ۸۰۰ مصنوعی جم ریزی کے نکلے جاتی بھی درآمد کے لئے ہیں۔ جس سے مقامی مویشیوں میں دودھ کی صلاحیت کو بڑھایا گیا ہے۔ صوبے کی آب و ہوا کی موزنیت کے لحاظ سے ابھی تک ڈنمارک اور امریکہ کی نسل فریزین صرف ٹھنڈے اضلاع میں متعارف کرائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ گوشت کی پیداوار کیلئے آسٹریلیا ڈراوٹ ماسٹر نسل کو بھی متعارف کرایا گیا اور مقامی نسل بھاگ نازی اور آسٹریلیا نسل ڈراوٹ ماسٹر کے کراس سے ایک بخوبی بریلیو جو دو میں لاٹی گئی جس کا نام بلوجستان نازی ماسٹر رکھا گیا ہے۔ اب اس کے پھرے مالداروں میں تقسیم کے جارہے ہیں تاکہ نسل فروغ پائے اور مالدار اس سے خاطر خواہ قائدہ اٹھا سکیں۔

عبد الرحیم زیارت والیو وکیٹ۔ جناب اس میں پہلی بات یہ ہے کہ سوال میں رحمت علی صاحب اور سردار عظیم صاحب نے کہا تھا۔ اس کے جواب میں انہوں نے لکھا تھا۔ کہ ایک عدد ویٹر زی ہبتال۔

جناب اپنیکر۔ جی

عبد الرحیم زیارت والیو وکیٹ۔ سوال نمبر 523 کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ ضلع موئی خیل میں امور حیوانات کا ایک عدد ویٹر زی ہبتال۔ پھر وزیر موصوف صاحب نے اس کو فحیک کرتے ہوئے دو عدد لکھا ویٹر زی ہبتال اور اس کے بعد پھر انہوں نے اخمارہ کے ہندسے کو درست کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پچاس ویٹر زی ڈپنسریاں ہیں۔ مجھے جو جواب دیا گیا ہے۔ جناب اس میں لکھا گیا ہے کہ موئی خیل میں ایک ویٹر زی ہبتال اور 66 ویٹر زی ڈپنسریاں لکھی ہوئی ہے۔

جناب اپنیکر۔ نہیں موئی خیل میں 66 نہیں ہے۔ پچاس ہے۔

سردار محمد عظیم موئی خیل۔ یہاں پر تو 18 ویٹر زی ڈپنسریاں ہیں اور ایک ویٹر زی ہبتال۔ سوال نمبر

523

عبد الرحیم زیارت والیو وکیٹ۔ وزیر موصوف صاحب نے اس کی اصلاح کروادی ہے۔ تو جناب یہاں پھر وہ بات آگئی ہے۔ تحریص ہر نائی ضلع سی، بارکھان، موئی خیل اور ٹوپ کے اضلاع میں قائم بالترتیب ویٹر زی ہبتال اور عارضی (آئینی) خیل سینٹر ضلع وار تعداد کی قدر ہے۔ پھر (ب) میں جناب صوبہ میں آئینی خیل سینٹروں نے ذرائع افزائش نسل کی پر اگر س نیز کن کن ممالک کی کن کن انواع کی نسلیں متعارف

کروائی گئی ہیں۔ اور کن کن ممالک کی کون کوئی انواع کیلئے صوبہ کی آب و ہوا موزوں ہے ضلع وار تفصیل دی جائے؟ جواب میں نہیں ہے۔

جناب اپنے۔ جی بزرخو صاحب۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ جو شیئیں ہیں ڈنمارک اور امریکن فریزین۔ یہ پورے بلوچستان کے ہر ضلع میں تجمیع ریزی کی جا رہی ہے آرٹیفیشل نیکیشن کے ذریعے ضروری نہیں کہ اس کو ڈسٹرکٹ واکر دیا جائے۔ اور ہماری ایک ریسرچ سینٹر ہے جسی میں وہاں پہ آسٹریلیا نسل ڈراوٹ ماسٹر ایک نسل ہے جو گوشت کے پیداوار کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔ اس کو وہاں پہ نازدی ماسٹر سے تجمیع ریزی کی گئی ہے۔ اس کی گوشت زیادہ اور اچھی ہے۔ وہ ابھی تک ریسرچ میں ہے تقریباً فاقہ کل اٹیج میں ہے ابھی ہم مالداروں کو دے دیں گے تاکہ اس کی نسل کو مزید بڑھائیں۔

جناب اپنے۔ OK

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ اپنے صاحب آپ سمجھے اس کو۔

جناب اپنے۔ آپ نہیں سمجھے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ میں تو نہیں سمجھا۔ بلکہ وہ خود بھی نہ سمجھ سکے۔ اس کو بھی پڑھنے کیا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔

جناب اپنے۔ بزرخو صاحب ضلع وار تفصیل کے بارے میں جو پوچھا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب انہوں نے کہا کہ یہ ضروری نہیں کہ میں ضلعوں کے بارے میں ان کو بتاؤں میں نے جو سوال کیا ہے۔ یہ تو ضروری ہے۔ کہ وہ اس کا جواب دے دیں۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ جناب یہ آرٹیفیشل نیکیشن تمام ضلعوں میں کی جا رہی ہیں جس میں آسٹریلیا نسل کی میکن وہاں سے منگواتے ہیں۔

جناب اپنے۔ بزرخو صاحب آپ سوال کو سمجھے پہلے آپ اپنا سوال پڑھیں۔ سوال کیا ہے

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ انہوں نے سوال کیا ہے کہ کن کن ممالک کے نسل کو یہاں متعارف کرایا جا رہا ہے اور ان کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔ اس میں ڈنمارک اور امریکہ کا سیکن

فریزین کو ہر ضلع میں لوکل گائیوں کیسا تھا آرٹیفیشل اسپیشن کے ساتھ کراں کیا جا رہا ہے۔

جناب اپنے تفصیل تو آئے گئی۔

عبدالرحیم زمارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب میں آپ کو بتاتا ہوں ہر نائی ایک تھیصل ہے۔ ہر نائی تھیصل مالداری کا سب سے بڑا اعلان ہے جیسا کہ مویٰ خیل ہے ہر نائی تھیصل میں مجھے چھوٹی سی چیز بھی وہ بتائے میں پوچھتا ہوں۔

جناب اپنے ضلع میں تھیصل میں۔

عبدالرحیم زمارتوال ایڈووکیٹ۔ نہیں ضلع تو سبی میلے کے حوالے سے وہاں پر انہوں نے جو پکھ قائم کیا ہے جناب اپنے آپ نے تو ضلع دار تھیصل مانگا۔

عبدالرحیم زمارتوال ایڈووکیٹ۔ ضلع دار سے معنی یہ ہے کہ جہاں۔

عبدالقدوس بن شجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ آپ فریش سوال لائیں۔

عبدالرحیم زمارتوال ایڈووکیٹ۔ میں فریش سوال لے آؤں گا۔ اور لاچکا ہوں بلکہ جمع بھی کراچکا ہوں۔ بات یہ ہے کہ تھیصل ہر نائی جو کہ ضلع سبی کا حصہ ہے۔ موں سون کے رشت میں ہے۔ اور مالداری کا سب سے بڑا اعلان ہے۔

جناب اپنے۔ وہ مُحکم ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں آپ نے ضلع میں پوچھا ہے ضلع میں تو ہے۔

جناب عبدالرحیم زمارتوال۔ ضلع تو سبی میلے کے حوالے سے ہے۔

جناب اپنے۔ جس حوالے سے بھی ہوں۔

عبدالرحیم زمارتوال ایڈووکیٹ۔ میں مویشوں کے حوالے سے اگر انہوں نے وہاں پہ کچھ رکھا ہے۔ بات یہ ہے کہ میرا سوال یہ ہے۔ میں تمام پاس کرنے کے لئے یہاں نہیں آیا ہوں۔ سوال میرا یہ ہے کہ محلہ ذیپارٹمنٹ جو اس صوبے کی آمدی کا سب سے بڑا ذریعہ مالداری ہے۔ یہ مانتے ہیں اس کے لئے انہوں نے کیا کیا ہے کچھ بھی نہیں جہاں پہ کام کرنا چاہئے کچھ بھی نہیں ہے میں دوسرا سوال کرتا ہوں کہ پورے ذوب ضلع میں انہوں کے کہاں پر دیا ہے۔ اور تیسرا سوال پوچھتا ہوں کہ انہوں نے مویٰ خیل میں کیا دیا ہے۔ یہ مالداری کے علاقے ہیں اور پوچھا سوال یہ کروں گا کہ بارکھاں میں انہوں نے کیا دیا

بے کچھ بھی نہیں کہیں پہنچی نہیں۔ باں ضلع سی کے میلے کے حوالے سے دہاں پر ہے باقی کسی جگہ پہنچیں
ہے

جناب اپنے کریم۔ یہ تو پھر الگ مسئلہ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ تمام بلوچستان کے ضلعوں میں ہیں۔

عبد الرحمن زیارت قوال ائمہ و کریم۔ میں اس سے ضمنی سوال کرتا ہوں وہ اس کا جواب دے۔ اس کو پڑھو گا۔
جناب ہر نائی میں ہے انکو پڑھنے ہیں ہے انہی آپ کے سامنے فلور پر ہر نائی میں یہ سینظر ہے اور ہر نائی میں
یہ چیزیں نہیں ہے اس کا تمام سامان گیا ہے تو وزیر موصوف صاحب کیا بتائیں گے اس کی
Efficiency ہے اگر آپ کو پڑھنے ہیں ہے میں آپ کو بتاتا ہوں ہر نائی میں یہ سینظر ہے۔

جناب اپنے کریم۔ جی بزر خواصاب۔ ہر نائی میں ہے۔

عبد القدوں بن بنجوب (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ سریباں پر جو سوال دیا ہے کسی میں ایک ہے۔

جناب اپنے کریم۔ ہر نائی میں بھی ہے۔

عبد القدوں بن بنجوب (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ کسی ڈسٹرکٹ میں ہے تو پھر ہر نائی میں کیا ہو گا ایک ہو گا
یہ اس طرح موبائل نہیں جاتی ہو گی شاید یہاں پر نہیں دیا ہے کہ آرٹیفیشل اسینٹیشن سینڈھ تھیسیل ہر نائی میں
ہو گی۔ اور وہ ساری یہ بار بار کہہ دیا ہے کہ فنڈر کو پڑھنے ہیں ہے میں یہ سب بتاتا ہوں پھر بھی پڑھنے ہیں۔

عبد الرحمن زیارت قوال ائمہ و کریم۔ جناب انہی مطلب یہ ہے کہ چیز کو Generalize کرنا یہ کسی بھی
حوالے سے لحیک نہیں ہے یہاں پر حصی بھی باقی کی گئی ہے Generalize ہے اتنی ود دیے گئے ہیں
لکھنی مالیت کی ہے مجھے بتائے فنڈر ہے اپنے بارگفتہ ہے انہوں نے لکھا ہے جناب ۰۵-۲۰۰۴ کے
دوران 27929 جانوروں کو مصنوعی حرم ریزی سے نیکد جات لگائے ہیں لکھنی مالیت کی ہے جناب یہ تو اس
Realated ہے پانچوں سوال تو ان سے آخرت میں پوچھیں گے اس دنیا میں تو جواب نہیں دیا ہے
جناب اپنے کریم۔ جب انہیں لگائے ہیں قیمت کا آپ کیا اندازو لگاتے ہیں کہ لکھنی مالیت کی ہے۔

عبد الرحمن زیارت قوال ائمہ و کریم۔ نہیں لگایا تو نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ پیسے کہاں گئے کدر ہے کہاں ہے
کہاں نہیں ہے لگائے یا نہیں لگائے کوئی جاتا ہی نہیں ہے اس سے کوئی پوچھتا بھی نہیں ہے یہ دسپار جمنس
ہیں خداں کا آخرت میں پوچھ پکھ کر لیگا باقی کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب اپنے۔ بزرخو صاحب آپ اس کو پھر ذرا راحیک کرے یہ جو شاندی کر رہا ہے ہر ناگی میں جو سینڑ ہے یا جو آپ نے لگایا ہے جو قیمت اس کو زرا آپ اپنے مجھے کامینگ Call کر کے اور خود چیک کرے چکنے ذمہ داری آپ کی ہے اور یہ جو اس کا اچھائی ہو برائی ہو وہ آپ کے کھاتے میں جائیگا لہذا آپ اپنے ذمہ داری نہیں کو تھوڑا۔۔۔۔۔

عبد الرحمن زمارتوال ائمہ و کیمیت۔ سرٹھندے اخلاقی کی بات کی گئی ہے میر اعلق زیارت سے ہے زیارت میں وہ بتائے کہ انہوں نے کیا دیا ہے نسل جو ہے کنیڈین اور امریکن۔۔۔۔۔

جناب اپنے۔ یہ جتنے بھی آپ نے بحث کی اس کو سب۔۔۔۔۔

عبد الرحمن زمارتوال ائمہ و کیمیت۔ کنیڈین اور امریکن نسل کی بات انہوں نے کی ہے یہ تھندے علاقوں میں ہم نے Provide کی ہے میں زیارت کا رہنے والا ہوں مجھے بتائے کہ زیارت میں انہوں نے کہاں دیا ہے۔

عبد القدوس بن بنجوا (وزیر امور حیوانات)۔ وہاں پر سرہم نے سیکھن Provide کی ہے نسل سیکھن کی ہے۔

جناب اپنے۔ میرے خیال میں بزرخو صاحب جو بھی سوال جب اسیلی کی طرف سے آیا تو صرف Print کو پڑھ کے نہیں پہلے اپنے ذمہ داری سے وہ تمام معلومات اکھنا کیا کریں کہ وہاں پر جو لکھا ہے اس کے بارے میں Briefing آپ لیا کریں۔ اگلے سوال پکول علی صاحب۔

پکول علی ائمہ و کیمیت (اپریشن لیڈر)۔ گیلو صاحب کراچی گئے ہوئے ہیں مجھے اس نے فون کیا کہ میر ایک آدمی جمل گیا ہے میں اس کے علاج کے لئے گیا ہوں اسکو موخر کیا جائے اس کے آمد تک میرے جو سوال ہیں۔

جناب اپنے۔ سوال نمبر 537۔

عبد الجبید اچھری۔ جناب اپنے۔ یہ سوالات جو بھیل ہوئے ہیں اسیں گواہ کے متعلق جو میرا سوال ہے اس میں نہیں ہے۔

جناب اپنے۔ آپ کا کونسا سوال تھا۔

جناب اپنے۔ 1047 تو رمضان کے اجلاس میں آیا تھا اور اس پر ایک مختصر بحث بھی مکمل ہوئی تھی۔

عبدالجہد خان اچکزی۔ ابھی جو میں گھر پر ملا ہے اس میں ہے یہ گوار کے حوالے سے ہیں کہ گوار میں۔

جناب اپنے نہیں وہ عطا لی سے آیا ہے اس میں ایک مختصر بحث ہوا تھا جو آپ کا سوال تھا یہاں پر ہم نے بحث کے لئے منظور کیا تھا اس پر باقاعدہ بحث ہوئی تھی اس پر تمام چیزیں مکمل ہوئی۔

عبدالجہد خان اچکزی۔ جناب اپنے کیا نہیں ابھی تو ہمیں جواب ملا ہے اس میں ہمیں جواب بھی ملا ہے اسکا۔

جناب اپنے۔ خیر پہلے اس کو منشائے ہیں پھر آپ کے اس پر بات کرتے ہیں۔

جناب اپنے۔ چکاوں صاحب دونوں سوال آپ کے موخر کریں۔

چکاوں علی الینہ و کیت۔ جی ہاں۔

جناب اپنے۔ سوال نمبر 537 543 آنکھہ اجلاس کے لئے منوثر کرتے ہیں۔ جی مجید اچکزی۔

صاحب آپ۔ Next question

جناب اپنے۔ 537 مورخ 21 مارچ 2005ء کو منوثر شد۔

کیا وزیری مال از راد کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کسی بھی پرائیوریت زمین اجا نہیں ادا کو دفاع پاکستان، عوامی مقاصد اور پیروں سفارتی عمل کیلئے اپنی تحول میں لیتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے بھی اراضی اجا نہیں ادا کو تحول میں لینے کے بعد اس کا مناسب اور مارکیٹ ریٹ کے مطابق ادا سمجھ کرنا قانونی طور پر ضروری ہے؟

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے سنگھارہ اوسنگ ایکم گوار کو بلا وجہ بتائے ایک عام نوٹیفیکیشن کے تحت اپنی تحول میں لے لیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس غیر قانونی اقدام کی کیا وجہات ہے تفصیل دی جائے؟

وزیر مال۔

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت کسی بھی زمین اجا نہیں ادا کو عوامی مقاصد کے تحت حاصل اور منتقل کر سکتی ہے

اس سلسلے میں بلوچستان لینڈ ایکو بیزینس ایکٹ 1894 کے تحت کارروائی کی جاتی ہے اس قسم کارروائی کا آغاز ایک اعلامیہ کے اجزاء کے تحت ہوتا ہے جو افریقاز کو اختیار دیتا ہے کہ زمین بند پر واپسی ہوا اور اس کے عوامی مقاصد کے تحت حصول کا جائزہ لیں اور قانون کے تقاضوں کے تحت کارروائی کریں۔

(ب) مذکورہ قانون کے ذمہ گیارہ (11) کے تحت ضمیکنگز معاوضے کا اعلامیہ جاری کرتا ہے۔

(ج) جہاں تک سکھارہا اوسنگ ایکم کا تعلق ہے کوہ باطل پر ایک ہزار ایکڑا راضی ہاؤسنگ ایکم کے تحت محکمہ لوکل گورنمنٹ کو الائٹ کی گئی تھی یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ گوادر کو منظم طریقے سے Deep Sea Port اور وسطی ایشیاء اور اندونیزیا ملک تجارتی رابطے کی حیثیت سے ترقی دینے کے لئے ایک جامع منصوبے کی روشنی میں ایک جدید شہر کی حیثیت سے ابھارنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ علاقہ اور صوبہ بلوچستان ترقی کی رفتار میں کسی سے پیچھے نہ رہے اور مقامی آبادی کو مناسب کھولیات پہنچائی جائے۔ انہی اعتراض و مقاصل کو سامنے رکھ کر گوادرہ گورنمنٹ اتحادی، محکمہ قانون اور محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے تعاوون سے مناسب قوانین مرتب کر رہا ہے جو مناسب وقت پر اس بیل کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اس کے پہلے مرحلے میں کوہ باطل پر واقع تین ہزار ایکڑا راضی تجارتی اور تفریجی زون کے طور پر دفعائی محکموں بخوبی لوکل گورنمنٹ سے حاصل کی گئی ہے۔ جہاں تک سکھارہا اوسنگ ایکم یا کسی اور ادارے کے Alloinee کا تعلق ہے اور وہ مناسب معاوضہ دینے کا ذمہ دار ہے۔

جناب چکوں علی ایڈو و کیٹ۔ 543

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکھارہا اوسنگ ایکم میں 10 اور 30 ایکڑا راضی پر مشتمل دو مختلف پلاٹ الائٹ کے گئے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اپنات میں ہے تو کیا یہ بھی درست ہے کہ تقریباً ایک ہی جگہ پر واقع پلاتر تیپ 10 ایکڑا راضی صرف 17 روپے فی مریع فٹ الائٹ کی گئی اگر جواب اپنات میں تو اب دونوں پلانوں کی قیتوں میں اتنے بڑے فرق اور زمین کی قیمت کی ادائیگی سے پہلے اس زمین پر تعمیرات شروع کر سکی کیا وجہات ہے تفصیل دی جائے؟

یہ درست نہیں ہے کہ مکمل مال نے سگھار ہاؤس گر سیم میں 10 اور 30 اکرور قبہ پر مشتمل دو مختلف پلاٹ قیمت ہائے پر الات کے ہیں۔

البتہ 10 اور 20 اکرور قبہ پر مشتمل دو پلاٹ ہائے باخذ قیمت 15 روپے فی مرلٹ فٹ کے حساب سے بھیں پا کرتاں سر و مر لیڈنڈ کے الات ہوئے ہیں جن کی قیمت میں کوئی فرق نہیں ہے دونوں پلاٹ ہائے بعض 15 روپے فی مرلٹ فٹ کے الات کے گئے ہیں۔

عبدالجید خان اچھزی۔ تو اس کے حوالے سے جو آپ کو بتایا کہ Question جو ہمیں گھر پر کاپی ملی ہے اس میں ہے اور جواب بھی اس میں ملا ہوا ہے مگر یہاں تک پہلے پر یہ سوال اس سے نکلا گیا ہے۔ جناب اپنے کتاب میں گیا ہوا سلام آباد اور اسی سوالات کی وجہ سے گئے ہوتے۔

جناب اپنے کتاب میں آپ کی معلومات کے 1047 Question کی بات آپ کر رہے ہیں اس پر بحث ہوئی تھی اور اس پر بحث مکمل ہوئی تھی آپ نہیں تھے آپ غیر حاضر تھے۔

عبدالجید خان اچھزی نہیں جناب اپنے کتاب میں یہ پرسوں کے اجلاس میں رکھ دیں اس سوال کو۔

جناب اپنے کتاب میں اس پر بحث مکمل ہوئی آپ نہیں تھے۔

عبدالجید خان اچھزی۔ نہیں جناب اپنے کتاب میں اس سوال کے پہلے میں نے آپ کو کہا تھا کہ ہم باہر جا رہے ہیں آپ نے کہا کہ نہ اجلاس میں اسکو رکھ لیں گے۔

جناب اپنے کتاب میں اس سوال کے پہلے میں نے آپ کو کہا کہ نہ اجلاس میں اسکو رکھ لیں گے۔

عبدالجید خان اچھزی۔ جناب اپنے کتاب میں اس سوال کے پہلے میں نے آپ کو اور کے حوالے سے

جناب اپنے کتاب میں اس سوال کے پہلے میں نے آپ کو ایک گھنٹہ بحث ہوا تھا تین سال میں پہلا آپ کا سوال ہے جس پر ہم نے رولر کے مطابق ایک گھنٹہ ہاؤس میں پیش کیا اور اس پر تمام

ساتھیوں نے بحث کی چونکہ آپ نہیں تھے اگر آپ ہوتے تو آپ مزید دفاع کر سکتے تھے۔

عبدالجید خان اچھری۔ جناب اپنیکر اسکے بارے میں تین سال سے اس آسمبلی میں بھی اس پورے ملک میں گواہ ایک ایشو بنا ہوا ہے اور تھیک ہے میں نہیں تھا یہ آپ صحیح کہہ دے ہے یہیں کہ ایک گھنٹہ اس پر بحث ہوئی اس میں جناب اپنیکر انہیوں نے جواب دیا ہے اور جواب بھی فکار دیا ہے گواہ کے متعلق انہیوں نے کہا ہے کہ ہم نے چار پلاٹ لاٹ کیے ہیں۔

جناب اپنیکر۔ جو پوچھیٹ آپ آؤٹ کر رہے ہیں اس پر بحث ہو گئی ہے۔

عبدالجید خان اچھری۔ اسکی میری Request ہے گیلو صاحب پر سوں آرہے ہیں پر سوں کے اجلاس میں یہ سوال رکھے اس میں۔۔۔

جناب اپنیکر۔ اس پر میں کہتا ہوں بحث مکمل ہوئی اس پر ہم نے فیصلہ دیدیا۔

عبدالجید خان اچھری۔ کوئی کمیٹی و تیرہ تو نہیں بنائی ہے اس کے اوپر۔

جناب اپنیکر۔ فی الحال آپ اگلا سوال جو بھی آپ کا آرہا ہے۔

عبدالجید خان اچھری سوال نمبر 1054۔

جناب اپنیکر سوال نمبر 1054 اس کو مخفر کر دیں۔ کیونکہ گیلو صاحب نہیں ہے۔

عبدالجید خان اچھری۔ پر سوں کے اجلاس کے لئے نہیں اس سوال کا کیا ہو گیا ہے 1047 کا۔

جناب اپنیکر۔ وہ سوال ہم نے نہیں کیا ہے۔

عبدالجید خان اچھری۔ اچھا جناب اپنیکر یہ سوال تو آیا ہے گواہ کے متعلق ہمارے اور بھی سوال جمع

ہیں۔ اسکو لائے اسکے ساتھ اکمل اور گواہ کے الہامت کے بارے میں بے قاعدہ گیا ہوئی ہیں

جناب اپنیکر۔ اس کو لائیں گے۔ سوال نمبر 1054 کو اگلے اجلاس کے لئے مخفر کرتے ہیں۔

جناب اپنیکر۔ جان محمد بلیدی صاحب اپنا سوال پکاریں۔

جان محمد بلیدی۔ سوال نمبر 654

کیا وزیر ماہی گیری از راہ کرم مطلع فرمائی گئے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماہی گیری زر مہاول کا ایک بنیادی اور بہترین ذریعہ ہو گئی بناء اس سے

صوبے کو سالانہ کروڑوں روپے کی آمدنی ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے غیر قانونی ڈکاروں کے کیلئے مکمل فشریز کو چھ 6 بوٹ دے رکھے ہیں؟

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں تو کیا یہ بھی درست ہے کہ مکمل کی جانب سے مذکورہ بوٹ بروقت آن گرا و نہ کرنے کی بنا پر سندھ کے بڑے بڑے ٹارلوں کو صوبہ کی سمندری حدود میں غیر قانونی ڈکار کے موقع حاصل ہوتے ہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟
وزیر ماہی گیری۔

(الف) جی ہاں ماہی گیری کا شعبہ ایک مفید اور بہترین ذریعہ آمدن ہے اس شعبہ سے ملک اور صوبہ کو سالانہ چار ارب روپے کا زر مباولہ حاصل ہو رہا ہے۔

(ب) جی ہاں مکمل ماہی گیری کے پاس اس وقت کل چھپڑوںگ بوٹ جنہیں سال 1987-89 میں خریدے گئے تھے موجود ہیں جن کی مرمت مکمل خزانہ سے فنڈ زندگی کی وجہ سے عرصہ دراز سے نہیں ہوئی تھی اور اب یہ بوٹ زیر مرمت ہیں۔

(ج) یہیے کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ مذکورہ بوٹ کی مرمت مکمل خزانہ سے فنڈ زکی غیر دستیابی کی وجہ سے نہیں ہوئی اب اس سلسلے میں فنڈ زہیا کرنے پر مکمل فشریز ان کشیوں کی مرمت کا کام کرو رہا ہے جن میں سے دو بوٹ تقریباً تیار ہیں چونکہ کنزیریکٹر کے Slow work کی وجہ سے تمام (چھ) یوں کی مرمت کا کام معینہ مدت میں مکمل نہیں ہوا کہ جسکا تھی سے نوش لیتے ہوئے مطلوبہ تھیکی کو منسون کرنے کے ادھکات جاری کئے ہیں اور بقیہ چار یوں کی مرمت کے کام کا دوبارہ مینڈ رکیا گئے گا۔
جناب اپنیکر۔ جواب کو پڑا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے جان محمد صاحب۔

جان محمد بلندی۔ جی سراس میں ضمنی ایک دو بننے ہیں چھوٹے سے اس میں سر ایک تو یہ پوچھنا تھا منظر صاحب سے کہ جو بوٹ ہے اس وقت وہ کہہ رہے ہیں چھ ہیں اور چھ کے چھ ناکارہ ہیں یہ کب سے ناکارہ ہیں۔

اعغزالی رند (وزیر ماہی گیری)۔ یہ سوال اسکا پر اسے ہے مارچ کا ہے اس وقت جو ہم نے جواب دیا تھا اس وقت چھ بولٹس تھے ہمارے ذیپاٹھفت میں چھ کے چھ ہم نے مرمت کرنے کے لئے دیے جب تھیکدار نے غلطات کیا کام اس کا سست تھا اس نے زیادہ سے زیادہ اپنے مقروہ وقت میں اس نے دو بوت بنا لئے بنا لیا ہم نے کام سست ہونے کی وجہ سے کنسل کر دیا پھر دوسرے بار تیسرے بار تقریباً تین بار ہم نے ان کو مینڈر کیا ان کو لینے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے۔ ابھی ہم نے یہ فحصلہ کیا کہ جو بقا یا چار بوت ہیں ان کی مرمت نہیں ہو سکا ان کو Auction کر رہے ہیں دو تیار ہیں ان کے ذریعے Petrolling کر رہے ہیں۔

جان محمد بلدری۔ جناب اپنیکر میں نے یہ پوچھا کہ کب سے On grounds ہے۔

اعغزالی رند (وزیر ماہی گیری)۔ مارچ کے بعد ان کو ہم نے Repair کرنے کے لیے دیا تھا۔
جناب اپنیکر۔ یہ کب سے خراب تھے۔

اعغزالی رند (وزیر ماہی گیری)۔ یہ تقریباً مارچ سے۔

جناب اپنیکر۔ مارچ میں تو آپ نے Repair کے لیے دیدیا لیکن کب سے خراب تھے۔

اعغزالی رند (وزیر ماہی گیری)۔ یہ مارچ سے کم از کم دو تین میہن پہلے۔

جان محمد بلدری۔ جناب اپنیکر ایک مزید گزارش دیجئے یہ خود بتایا گیا کہ ماہی گیری کے شعبے سے سالانہ کوئی چار ارب کی اس کا آمدن ہوا ہے زرمہادلہ کے حوالے سے ابھی سرجس سے چار ارب روپے کا زرمہادلہ ملتا ہے اور اس میں آپ دیکھئے کہ چھ بولٹس ہے جب کہ لوگوں کے ہزاروں ہیں وہ مرمت ہوتے ہیں وہ فوری طور پر ان کو قابل عمل کیا جاسکتا ہے لیکن یہاں آیا کوئی دانتہ وہ نہیں ہے۔

اعغزالی رند (وزیر ماہی گیری)۔ لوگوں کے جو بوت ہوتے ہیں وہ ذاتی بوت ہوتے ہیں اور انکا اپنا طریقہ ہے یہاں تک کہ طریقہ کارہوتا ہے پہلے انکا منظوری لینا پڑتا ہے پھر اخبار میں دیتا ہے قانونی طریقے سے تیکھدار آتے ہیں وہ جو قانونی Procedure ہوتا ہے ان کو پورا کرتے ہیں پھر ہم ہزار میں تو نہیں دی سکتے ہیں یہ بوت ہے ان کو ایک دن کے لئے بناؤ جاؤ دن کے لئے ہم نے اخبار میں دیا ہے ہمارے پاس ریکارڈ موجود ہے تین وحدہ ہم نے اخبار میں دیا لینے کے لئے کوئی تیار نہیں تھا اگر آپ کے پاس بندہ

بے تو بیچج دیں انشاء اللہ ہم نے حال ہی میں اخبار میں دیدیا ہے۔

جان محمد بلیدی۔ جو غیر قانونی شکار ہو رہا ہے اس کو فروغ دیا جا رہا ہے دیکھے ہات جب ہم پوچھتے ہیں کہتے ہیں کہ اپنے لوگ لا و مرمت کرنے کیلئے یہ کیا بات ہوئی جتنے بوٹ مرمت ہو رہے ہیں ان کے لیے سارے معاملات نجیک پلیں رہے ہیں آپ کے چھوٹے جو سڑھے ہوئے بوٹ ہیں وہ نہیں ہو رہے ہیں یہ کوئی ہات بے آپ کر رہے ہیں۔

احسن علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ سر چوتھے بار پھر ہو رہا ہے اگر کسی کوشوق ہے آجائے۔

جان محمد بلیدی۔ یہ چوتھے بار بھی دانستہ ان کو نہیں کرانے دیا جا رہا ہے۔

جناب اسیکر۔ سمجھے بلیدی صاحب خدشات یہ ہے کہ یہ دانستہ طور پر خراب کرتے ہیں تاکہ غیر قانونی جو چلتے ہیں ان کو تقویت ملے۔ اس کا خدشات ہے۔

جان محمد بلیدی۔ آپ دیکھے سروہ غیر قانونی شکار سے آمدن کتابے تین گروڑ ہے جب کہ ملک کو چار ارب جو بے آمدن انہیں آپ اندازہ کریں۔

احسن علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ اس نے سوال کیا کہ جو چھ بوٹ آپ کے خراب ہیں ان کو کیوں مرمت ہیں کر رہے ہو تو میں نے سبھی جواب دیا کہ ان کو ہم نے تین دفعہ اخبار میں دیدیا کہ ہم ان کو مرمت کے لئے مینڈر کر رہے ہیں چھ میں سے دو میں گئے جو بننے کے قابل تھے۔ بھایا چار کو لینے کے لئے کوئی بھی فارم کوئی بھی محکیدار تیار نہیں تھا ان کو دو بارہ ہم نے حال ہی میں 26 نومبر کو پھر ہم نے اخبار میں دیدیا جب لینے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوا تو ہم کیا کریں جم اخبار میں دیتے ہیں۔

جان محمد بلیدی۔ جناب اسیکر اک اور سوال آپ یہ بتائیں کہ ان پوس کو بھیکے پر کیوں نہیں لیا جا رہا ہے وہ کیا وہ بات ہے کوئی تو جو ہو گی پیسے کم ہیں یا ان کے لئے جو سامان ضرورت ہے وہ نہیں ملک میں یا ملک میں محکیدار ارشتم ہو چکے ہیں وہ بات کیا ہیں۔

احسن علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ وہ بات وہی فرم والا بتائیں گے وہ محکیدار جن کا کام محکیداری ہے فیض احمد سعید کا کام ہے کہ اس کو مینڈر کر رہے وہ نہیں بتاویں کہ وہ کیوں نہیں لے سکتے ہیں۔

جان محمد بلیدی۔ آخر محکیدار وہ کام کیوں نہیں کر رہا ہے اس کے بھی یکھو جو بات ہو گئے۔ وہ مرمت کیوں

شیئ کر رہے ہیں وجوہات کیا ہیں یا آپ کا ذمہ پارٹمنٹ ان سے ملک ہے وہ سارا دنداخوڈ کروارہا ہے اصرع علی رند (وزیر ماہی گیری) شیئ ٹھکیدار سے ہمارا ذمہ پارٹمنٹ ملک ہو سکتا ہے بلوچستان کے کئی ہزار ٹھکیدار ہیں۔

عبدالقدوس بن نجوم (وزیر امور پرورش حیوانات) سری یہ چلنے کے قابل نہیں ہے مرمت کے قابل نہیں ہے اس لئے کوئی ٹھکیدار نہیں لے رہا ہے اگر اس کے پاس کوئی ٹھکیدار Available ہے کوئی بندہ ہے تو وہ لے لیں۔

چکولوں علی ایم دو کیٹ (اپوزیشن لیڈر)۔ جناب اگر جواب (الف) کو ملاحظہ فرمائیں تھی باہ ماہی گیری کا شعبہ ایک غصیدہ اور بہترین ذریعہ آمدی ہے اس شعبے سے ملک اور صوبے کو سالانہ چار ارب روپے زر مبادلہ حاصل ہوتا ہے جناب اس کی جواب اس پر اگر اس کی جملہ دیکھئے کہ مرمت ملکہ خزانہ سے فنڈ زندہ ملنے کی وجہ سے جب ایک ذمہ پارٹمنٹ چار ارب روپے دے رہا ہے صوبے اور وفاق کو اور چار بوت مرمت نہیں انہیں تو چار بوت اچھے خریدنے ہیں کم از کم یہ فناں ذمہ پارٹمنٹ سے ایک خطہ کتابت کر لے کر بھی ہم اتنی Amount دے دیے رہے ہیں اور وہاں پر ایک الام کا رہا بے سریں خودی مشریفہ زر ہا ہوں یہ ہماری جنونی Resorciess ہے کہ اچھی کے ماہی گیر وغیرہ بالکل ثابت کر رہے ہیں اگر یہ بوت جو ہے انہیں پکڑنے کے لئے ہیں اگر انہیں مظلوم کر کے رکھ دیں تو انہوں کی چاندی ہو گی۔

اصغر علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ سراس وقت جواب میں لکھا ہے مارچ میں اس وقت فنڈ نہیں تھے مارچ کے بعد فنڈ مل گیا ہم نے اخبار میں دیدیا Repair کرنے کے لئے مینڈر لینے کے لئے کوئی تیار نہیں تھا کیونکہ یہ چھ بوت جو ہے تقریباً 87-86 میں خریدے گئے تھے بلکہ پرانے۔۔۔

جناب اپنکر۔ دوہن گئے۔ چار۔۔۔

اصغر علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ چار کو لینے کے لئے کوئی فرم یا ٹھکیدار تیار نہیں ہے۔
جناب اپنکر۔ اچھا پھر ہر یہ خریدنے کا کوئی ارادہ ہے۔

اصغر علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ باہ میں P,S,D,P میں تقریباً چھ کے لیے ہم Request کیا ہے اس میں دو کے لئے اس نے ہمیں فنڈ دیدیا یا سامنہ ستر لاکھ تقریباً اسی نمبر میں ان کا ہو رہا ہے اخبار میں

جناب اپنیکر۔ دو مرید آپ خریدیں گے۔

امن عملی رند (وزیر مانی گیری)۔ جی دو خریدارے ہے ہیں۔

جناب اپنیکر۔ اچھا تجیک ہے جان محمد صاحب۔

عبدالرازیم زیارت ایڈوکیٹ۔ جناب اپنیکر صاحب جو سوال کیا گیا ہے پہلے میں آپ کو بتاچ کا ہوں جناب یہ ہمارے Productive فیپارٹمنٹس ہے پیداوار انہوں نے اب خود لکھا ہے کہ چار ارب روپے کا زر مبادلہ نہیں ہو رہا ہے چار ارب روپے نہیں پورے صوبے میں کسی بھی ذیپارٹمنٹس سے نہیں آمدی نہیں ہوتی ہے سوائے آپ کی گیس کی رائلٹی کے جو نہیں دے نہیں رہے ہیں اتنی Productive ٹھنگے کے لئے جناب جتنی آمدی آپ اس صوبے کو دے رہے ہیں اس میں ایسی غیر ذمہ دارانہ باتیں ہو اور وہ یہ ہے جناب اس لئے بولٹ کو تجیک نہیں کر رہے ہیں کہ سندھ سے کراچی سے لوگ آتے ہیں تجھیاں پکڑتے ہیں ہمارے حدود میں اگر یہ تجیک ہو تو وہ نہیں آسکیں گے تو جناب یہ تجیک بھی نہیں کر سکے اور ان کے ساتھ مل کے ان کو یہ موقع دے رہے ہیں اور اپنے صوبے کے آمدی کو کم کر رہے ہیں تو اس میں جناب اپنیکر انہوں نے کہاں ہے پہلی بات میری یہ ہے کہ یہ تجیک کب ہینڈر ہوا تھا یہ بات فقط ہے کہ ہم نے اس کی وہ منسوخ کر دیا۔

جناب اپنیکر۔ زیارت ایڈوکیٹ اور جان محمد صاحب کی بات ریکارڈ پر تو آجی تو میں نظر صاحب Request کرتا ہوں کہ یہ آپ نے سنادی آپ نے خود کہاں کہ وہ تو پیداواری ذیپارٹمنٹ ہے اس کو ذرا کا بینے میں بھی اور میں سینتر سے بھی Request کرتا ہوں کہ اس چیز کو آپ ذرا بلوٹ کر دے کہ اگر اس میں اتنی پیداوار ہے تو اس میں غفلت نہیں برنا چاہیے۔

امن عملی رند (وزیر مانی گیری)۔ سر یہاں ایک چیز کی وضاحت ہو یہ چار ارب جو روپے ہیں یہ حکومت بلوچستان کے کھاتے میں نہیں آتے ہیں وہ مقامی مانی گیر علاقے کے لوگوں کے حوالے سے پیدا ہوتا ہے یہ سرکار کے کھاتے میں جمع نہیں ہوتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت بلوچستان کے خزانے میں ہوتا ہے۔

جان محمد بلندی۔ اسی جواب پر اگر آجائے سردار خود یہاں لکھتے ہیں کچھ اور۔ اور بتاتے ہیں کچھ اور مانی گیروں کو نہیں بلوچستان اور ملک بتا رہے ہیں کہ چار ارب روپے زر مبادلہ ہے سر۔

اعضو علی رنڈ (وزیر ماہی گیری)۔ یہ جو Pravite مارے ماہی کیڑہ ہوتے ہیں جب یہ Fishing کرتے ہیں یا پھر ہم مال کراچی کیجیتے ہیں یا یہاں الاؤتو اگی جو اسے سمجھتے ہیں دوسرا ملکوں کو تو یہ لوگوں کا ہوتا ہے یہ صوبے کے خزانے میں نہیں آتا ہے جیسا یہ بھروسہ ہے ہیں۔

عبد الرحمن زیارت والی ووکیٹ۔ جناب اس میں دوسری بات یہ پوچھنا چاہو گا وزیر موصوف سے کہتے ہیں کہ اس کا تحریک منسون کر دیا ہے جناب تحریک منسون کرنا یہ کافی نہیں ہے اس اوری کے خلاف آپ نے کیا کارروائی کی جس نے آپکا ایک سال ضائع کر دیا جس نے نئی نئی رکے ذریعے کام لیا اور اس نے کام تکمیل نہیں کیا کیا اسکے لئے اسنس منسون ہوئے کیا اس کے خلاف کوئی ایکشن لیا گیا تو جناب یہ جو چیز ہے ہیں۔
جناب اچیکر جی آپ کیا فرمادے ہیں۔

جان محمد بلیدی۔ سوال یہ ہے کہ یہ بوث جن کا یہ پورا قصہ ہے یہ کب تک ہو گئے ابھی وہ کہہ رہے ہیں یہ کب تک آپ کی ذمہ داری اس پوری شیش میں ہو گا کہ ان کو مرمت کر کے قبل استعمال لائے۔
جناب اچیکر no, no دو تو مرمت ہو گے ہیں جان محمد بلیدی آپ بھی سنتے نہیں اس نے جواب دیا
قابل استعمال وہ ہو گئے ہیں چار کو نیا ام کر رہے ہیں دو کی خرید نیا ذمہ دار کیا ہوا ہے وہ اگلے مہینے۔۔۔۔۔
جان محمد بلیدی۔ اچھا یہ نیلام کر رہا ہے اس کو۔

اعضو علی رنڈ (وزیر ماہی گیری)۔ لیئے کے لئے کوئی تیار نہیں ہو گا تو پھر کوئی راستہ نہیں ہے ہم Auction کریں۔

عبد الرحمن زیارت والی ووکیٹ۔ جناب بولس خریدنے کے لیئے کوئی Provision نہیں ہے کوئی رکھا ہی نہیں ہے۔

اعضو علی رنڈ (وزیر ماہی گیری)۔ P, S, D, P میں رکھا ہوا ہے جوئے ہم خرید رہے ہیں سر P, S, D, P کے ہیں چھ بوث ہیں دو کے لئے۔۔۔۔۔
عبد الرحمن زیارت والی ووکیٹ۔ کس سال کی P, S, D, P میں ہے۔

اعضو علی رنڈ (وزیر ماہی گیری)۔ پچھلے سال کے بھی تھے ابھی اس سال کے بھی ہے 2004-05۔ P, S, D, P میں تھے اس میں Ammount ہیں نہیں ملی ہے پھر ہم دوبارہ

اسی P S D P میں ذال رہتے ہیں۔

اصفیلی رند (وزیر ماہی گیری)۔ چار کے پیسے ہمیں ملیں گے انہی چار کا ہم نے اخبار میں دیا ہو گا۔

عبد الرحمن زمارتوال المددوکیٹ۔ اخبار میں دیا ہو گا۔ جال ہے۔ اس کے بعد میریں انہیں کے اپنے پارٹی میں ہیں۔ یہ انہوں نے اخبار میں دیا ہو گا۔ تمیں کڑوڑو پے سب کے لئے بخشن تھے۔

اصفیلی رند (وزیر ماہی گیری)۔ اسی اخبار میں نئے بورڈ خریدے کے لئے بھی دیا ہے۔ انہوں نے نہیں پڑھا ہے۔

جناب اپنے کر۔ او کے

عبد الرحمن زمارتوال المددوکیٹ۔ یہ تو بس ایسا ہی ہے۔

جناب اپنے کر۔ اگلا سوال نمبر 655 دریافت کریں۔

مورخ 21 مارچ 2005 کو ٹو خریدو

جناب جان محمد بلندی سوال نمبر 655

کیا وزیر ماہی گیری از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے۔ کہ بلوچستان کے ساحل کا وسیع و عریض علاقہ ساز ہے سات سو (750)

کلومیٹر پر محیط ہے اور وہاں لوگوں کا ذریعہ معاش کا انحصار صرف سمندری حیات کے شکار پر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سندھ کے نرالز کی بلوچستان کے سمندری حدود میں غیر قانونی شکار سے

جہاں ایک طرف سمندری حیات کی نسل کشی ہو رہی ہے تو دوسری طرف مقامی ماہی گروں کی چھوٹی

لانچوں اور جالوں کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے جبکہ پورے ساحلی علاقے خاص طور پر گواہ اور پہنچی میں غیر

قانونی شکار روکنے کیلئے ہڑتاں میں اور جلے بھی منعقد ہوئے ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت

سمندری حیات کے غیر قانونی شکار روکنے اور جنہے مانیا کے خلاف کوئی حکمت عملی وضع کر رہی ہے۔

اگر جواب اثبات میں ہے تو تفصیل دی جائے؟ نیز اگر جواب نہیں میں تو وجہ بتائی جائے؟

وزیر ماہی گیری

(الف) بلوچستان کا ساحل 750 کلومیٹر نہیں بلکہ 770 کلومیٹر پر محیط ہے اور یہ درست ہے کہ

یہاں کے لوگوں کا واحد ذریعہ آمدن ماہی گیری کے شعبہ سے متعلق ہے۔

(ب) سندھ (کراچی) کے وزارز بلوچستان کے سمندری حدود میں وقتاً فوتاً ماہی گیر قانونی شکار کرنے کے مرتكب پائے جاتے ہیں اور ان کے اس عمل سے چھوٹے ماہی گیروں کے جالوں اور کشیوں کو کبھی بچا رکھنا نقصان پہنچ جاتا ہے۔ جن کے خلاف شکایت ملنے پر مکملہ ماہی گیری اپنے محدود وسائل کے باوجود فوراً کارروائی کرتا ہے۔ اور انہیں گرفتار کر کے ان کے خلاف قانونی شکار کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ ان اقدامات سے نہ صرف غیر قانونی شکار کا مدارک ہو رہا ہے بلکہ مکملہ کی آمدنی بھی بڑھ رہی ہے اور حکومت کو سالانہ تین کروڑ روپے سے زائد رقم مچھلیوں کی نیلامی، جرم اشتانان لینڈنگ فیس، کال فیس اور کپسٹی فیس کی مدد میں حاصل ہو رہی ہے۔ گواہ، پیشی اور دیگر سلطی علاقوں میں غیر قانونی شکار کے خلاف تین بلکہ پلاسٹک میٹ، بلکری چیراہی اور دیگر جال جنمیں پکھہ مقامی ماہی گیر خود ساختہ قاتوں ٹریپل لاء کے تحت منوع قرار دیتے ہیں، کے استعمال پر آپس میں امتحنے رہتے ہیں اور آئے روز ہڑتاں کرتے ہیں۔

محاجر ندو (زرمائی گیری)۔ جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

جناب اپنے۔ جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔ کوئی سخنی سوال۔

جان محمد بلیدی۔ جناب (ب) بڑو کے اندر ہم نے بعض چیزوں پوچھی تھیں ان کا جواب یہاں نہیں ہے۔

جناب اپنے۔ (ب) میں آپ نے کیا پوچھا۔

جان محمد بلیدی۔ جناب اس میں ایک یہ تھا کہ غیر قانونی شکار روکنے اور بہتہ مافیا کے خلاف کوئی حکمت عملی کی وضع کر دی ہے ؟ پاٹھ۔ اس کا جواب نہیں ہے۔

جناب اپنے۔ ب میں تو یہ ہے بلوچستان میں کتنے وزارے سمندری حدود میں غیر قانونی شکار کرتے ہیں یہ والا یا آپ نے (ب) جزا میں کیا ہے۔

جان محمد بلیدی۔ جناب میں پورا سوال پڑھتا ہوں (ب) کیا یہ درست ہے کہ سندھ کے وزارے بلوچستان کی حدود میں جہاں غیر قانونی شکار سے جہاں ایک طرف سمندری حیات کی نسل کشی ہو رہی ہے۔ تو دوسری طرف مقامی ماہی گیروں کی چھوٹی لاچھوں کو کبھی لفڑاں پہنچ رہا ہے۔ جب کہ پورے سلطی علاقے خاص طور پر گواہ اور پیشی میں غیر قانونی شکار روکنے کے لئے ہڑتاں میں اور جلے بھی منعقد ہوئے ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سمندری حیات کی غیر قانونی شکار روکنے اور بہتہ مافیا کے خلاف کوئی حکمت

عملی وضع کر رہی ہے۔
جناب اپنیکر۔ جی

جان محمد بلیدی۔ جناب جواب میں تو بہت خامیاں ہیں۔ میں اسکو آپ کے سامنے پڑھ لیتا ہوں۔ کہ
بلوچستان کے سمندری حدود میں واقع و قائم مقامی گیر غیر قانونی شکار کرنے کا مرتكب پائے جاتے
ہیں۔ اور اسکے عمل سے چھوٹے ماہی گیروں اور کشیوں کو بھی بکھارنا تھاں پہنچ جاتا ہے۔ جناب یہ بھی
بکھارنگیں ہے یہ اکثر دیشتر ہے۔ جن کے خلاف شکایت ملنے پر ماہی گیر اپنے محدود وسائل کے باوجود
فوز اکارروائی کرتا ہے۔ تو ایک بولیں نہیں ہے وہ کارروائی کیسے کرتا ہے۔
محمد اصغر نزد (وزیر ماہی گیری)۔ کر سکتے ہیں۔

جان محمد بلیدی۔ اور ان کو گرفتار کر کے قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ ان اقدامات سے نہ صرف
غیر قانونی شکار کا تدارک ہو رہا ہے۔ بلکہ ملک کی آمدی بھی بڑھ رہی ہے۔ اور حکومت کو سالانہ تین کروڑ
روپے پچھلی کی نیلامی جرماتیں لینڈنگ فیس کاں فیس اور کپسٹی کی فیس کی مدیں حاصل ہو رہے ہیں۔
جناب اس کے جواب میں آپ دیکھیں گو اور میں پسمی اور دیگر ساحتی علاقوں میں غیر قانونی شکار کے خلاف
نہیں۔ یعنی جو ہر ہاتھیں ہو رہی ہیں وہ غیر قانونی شکار کے خلاف نہیں ہیں۔ بلکہ وہ پلاسٹک نٹ اور دیگر
جال جنہیں مقامی ماہی گیر خود ساختہ قانون طریقہ یتل لاء کے تحت منوں قرار دیتے ہیں۔ یہ صرف گواہ
میں ہے۔ اور کہیں نہیں ہے۔ اور اس کے استعمال پر آپس میں ابھتے رہتے ہیں اور آئے روز ہر ہاتھیں
کرتے ہیں۔ یہ صرف گواہ میں ہے پسمی میں نہیں ہے۔ جناب اس میں دو تین چیزیں رہ گئی ہیں۔ ایک
وہ کے حکمت عملی آپ نے اس کے لئے کیا حکمت عملی وضع کی ہے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ اکثر دیشتر ماہی
گیروں کے جالوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس نقصان کو پورا کرنے کے لئے اس کی تدارک کے لئے ملک
ماہی گیری کیا کچھ کر رہا ہے۔ اس غیر قانونی شکار پر لوگ کس طرح نہیں رو رہے ہیں۔ اس کا مجھے جراگی
ہے۔

اعزز عمل نزد (وزیر ماہی گیری)۔ آپ ضمنی سوال تو بتا دیں۔

جان محمد بلیدی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے۔ کہ آپ نے کہا کہ جن جالوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ملکہ ان ماہی

گیروں کو جو مکمل کی غفلت کی وجہ سے ماہی گیروں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ان ماہی گیروں کے لئے کیا کر رہا ہے۔

اصغر علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ ذیپارٹمنٹ کی غفلت کی وجہ سے نہیں پہنچ رہا ہے۔ اور غیر قانونی شکار کے لئے یہاں جوڑ رہا تھا ہے اس کے ژالوں کی وجہ مقامی ماہی گیروں کے ژالوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور غیر قانونی شنگ کے لئے آتے ہیں ہم ان کو گرفتار کرتے ہیں۔ ان کو جرم انداز کرتے ہیں۔ عدالت کے ذریعے مکمل کے ذریعے جرم انداز کرتے ہیں۔

جان محمد بلیدی۔ جناب سوال یہ ہے کہ ان ماہی گیروں کو جن کے ژالوں کو نقصان ہوتا ہے۔ اس نے آکر آپ کے پاس روپورٹ درج کی۔ تو کیا کرتے ہیں

اصغر علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ ہمارے ہاں کوئی قانون نہیں ہے کہ متأثرین کوڈا اریکٹ ادا کر سکیں۔

چکچول علی اللہ وکیٹ۔ (اپوزیشن لیڈر)۔ جناب والا آگر آپ مجھے اس پر کچھ پوچھ لئے کاموں دیں۔ تو میں آپ کو کچھ اکتشفات کر دوں گا۔ کہ یہاں جتنے بڑے بڑے ٹراولر ہیں۔ سارے جرنیلوں کے ہیں۔ نہ فیڈرل گورنمنٹ کو نہ صوبائی گورنمنٹ کو اس سلسلے میں جرات ہے کہ وہ اس کے خلاف کوئی ایکشن لے۔ اس کے علاوہ یہاں جاپان کو ریا اور جو باہر کے ٹراولر ہیں یہ کبھی کبھار ہمارے اس غریب فخر میں کومات میں ڈال دیتے ہیں۔ البتہ جو یہ ساول ہے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس سلسلے میں اپنے وہ باٹر لوگ آپ دیکھ لیں جب تک اختیارات نہیں ہیں۔ کہ کس کس کو لائن دیئے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ اختیارات گورنمنٹ نے اپنے یا تھوڑی میں لئے ہیں۔ میں نے وہاں خود یہ شیئنڈا لیا ہے۔ اور اس کا سیکرٹری منیر باویٰ تھا۔ اس نے کہا کہ چکچول ہم ان جرنیلوں کے ماتھوں نہیں لڑ سکتے۔ بات یہ ہے کہ وہاں جو ہو رہا ہے۔ کسی طرح فیڈرل گورنمنٹ کے جولاں کش شدہ جو شکاری آتے ہیں۔ باہر کے ہاں بھی وہ اپر اور پر سے پرائم فشر سے آتے ہیں۔ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں۔ اگر ہمارے منشی صاحب اپنی بے نبی کا اور جو ہمارے وسائل یہاں ضائع ہو رہے ہیں۔ اس پر ایک Debate کریں۔ اس پر ایک Debate ہوتا کہ ان مسلکوں کو اچھا لیں کہ وہ ہمارے ان بڑے بڑے مسلکوں کو حل کریں۔ اور ان کے کروٹ کیا ہیں۔ اور ہمارے ساتھ کیا ہو رہا

اعزز علی رنڈ (وزیر مالی گیری)۔ جناب اپنے کہا کہ اپوزیشن لیدر نے بتایا ہے۔ کہ واقعی اس میں کچھ مسئلے ہیں۔ ذیپ فٹنگ کے سلسلے میں وہاں ہماری پرائم مفسر کے ساتھ مینٹ ہوئی ہے۔ اس نے بھی یہی زور دیا اکمل کے حوالے سے آپ کیا کر رہے ہیں۔ ہم نے کہا اس مینٹ میں سندھ کا فشریز کا مفسر تھا صوبہ سرحد کا تھا۔ یہاں جو گورنمنٹ جہاز آتے ہیں۔ جاپان کے جہاز آتے ہیں۔ اسلام آباد سے اگو لاٹنس دیتے ہیں۔ وہ ہمارے دائرہ کار سے باہر ہیں۔ جیسا کہ چکول صاحب نے بتایا۔ اور وہ وہاں سے ڈائریکٹ آتے ہیں۔ ہمارے پاس بھی ایسے وسائل نہیں ہیں۔ جیسا کہ ہم نے بتایا ہے۔ صرف اچھی پیغام و نگہ بوٹ ہمیں دیئے گئے ہیں۔ یہ 1986 میں دیئے گئے ہیں۔

جناب اپنے۔ آپ نے فرمایا کہ لاٹنس ہم کو اسلام آباد سے دیئے جا رہے ہیں۔

اعزز علی رنڈ (وزیر مالی گیری)۔ جناب یہ ذیپ سی فٹنگ کے لئے لاٹنس وہاں اسلام آباد سے جاری ہوتے ہیں۔ اور ڈائریکٹ کراچی سے آکر ہماری حدود میں فٹنگ کرتے ہیں۔ ہم نہ ان کو روک سکتے ہیں اور نہ ہمارے پاس اس کے لئے چیزیں ہیں۔

چکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب یہ حقیقت ہے یہ جو نکریٹ لست ہے۔ ہمیں اس میں فٹنگ کے اختیارات دیئے ہیں۔ وہ نائیک میل کے اندر کے ہیں۔ ہمارے جو نیکنکل لوگ ہیں۔ ان سے ہم نے معلومات حاصل کیں۔ کہ جو پھر لی ہے اس کو بھی اسیجن کی ضرورت ہے۔ اتنے وہ ذیپ نہیں ہوتے ہیں یہ جو شکار کے لئے آتے ہیں۔ ہارہنا میکل میل پر۔ لیکن ہمیں وہاں فیڈرل گورنمنٹ کہتا ہے یہ آپ کی حدود نہیں ہے۔ میں انہیں اس کے لئے لاٹنس دے رہا ہوں۔ اس میں جو صوبے کے اختیارات ہیں۔ اس کو پھر جیسیں کر کے پھر چیزوں کو اپنے تھہ میں Generalised کر رہا ہے۔ اس پر میں کہتا ہوں کہ ماہرین کی ایک نیم کو بلا لیں۔ اور اس پر حکومت بلوچستان غور کرے۔ یہ تو وہ ڈیپارٹمنٹ ہے جس پر لڑائی بھی ہے۔ معدودت کے ساتھ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں کہ ہم لوگ کب تک اپنی آنکھیں بند کر لیں گے۔ یہ ساری جو زیادتیاں ہو رہی ہیں۔ یہ ساری چیزوں کو آپ ایسا کریں۔ ایک تاریخ مقرر کریں۔ یا اس کے لئے آپ ایک مینٹ بلا میں وہاں کے جو نیکنکل لوگ ہیں۔ اور وہاں جو زرعی محکمہ ہے اس کا بھی ایک ونگ فشریز مجھ سے متعلق ہے۔ اس کو آپ یہ کہیں کہ آپ زیادتی کر رہے ہیں۔ اور اس کا آپ کو ہمارے

صوبے کا احساس نہیں ہے۔

جناب اپنیکر۔ او کے

شیر احمد مادبی۔ جناب اپنیکر۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے۔ جو غیر قانونی ٹرالر ہے۔ ماہی گیری کرتے ہیں اکو پکڑا جاتا ہے۔ گرفتار کیا جاتا ہے یہ صحیح ہے۔ وزیر صاحب نے صحیح فرمایا ہے لیکن جو مقامی ماہی گیر ہیں جن کے چالوں کو اور ان کے کشتوں کو نقصان پہنچتا ہے ہم یہ رکوئیسٹ کرتے ہیں ان کا ازالہ کیا جائے جب یہ پکڑتے ہیں جرمانہ ہوتے ہیں تو جو مقامی ماہی گیروں کو نقصان پہنچتا ہے ان کا ازالہ کیا جائے۔
اعزاز علی رنڈ (وزیر ماہی گیری)۔ جناب ان کے ازالہ کے لئے سب سے پہلے ہم یہ کر سکتے ہیں مولا ناؤ اسح صاحب سے میری رکوئیسٹ ہے وہ پی اینڈ ڈی کے نظر ہیں۔ اور فناں نظر سے میری رکوئیسٹ ہے کہ پڑونگ بوث کے لئے ہمیں جلد از جلد اپنی رقم دے دیں۔ تاکہ وہ گے یہ ہماری ذمہ داری ہوگی جب ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں۔ جب جاپان سے یا سنده سے ایک ٹرالر آتا ہے وہ تقریباً اسی فٹ کا ہوتا ہے ہمارا جو سپیڈیڈ بوث ہوتا ہے ان کو روکنے کے لئے پڑونگ کے لئے وہ صرف بارہ فٹ کا ہوتا ہے۔ وہ کس طرح اس کو روک سکتا ہے جب ہمارے پاس وسائل نہیں ہو گلے ہم ان کو کس طرح سے روکیں گے۔ ابھی 05-2004 کے پی ایس ڈی پی میں ہم نے چھ بولٹ ڈلوائے تھے کہ وہ ہمیں دے دیں وہ ہمیں ابھی بھک نہیں مل رہے ہیں ہم بڑی محنت کر کے ابھی نہیں ملے ہیں اور اس کو نومبر میں نینڈر کر رہے ہیں اور سات سو ستر کلو میٹر کا جو ہمارا کوٹل ایریا ہے ہمارے پاس صرف دو بولٹ ہیں۔ جیونی سے لے کر ڈالنگ۔ ہم کس طرح یہ کر سکتے ہیں۔ جب کہ بقول ان کے کہ ہزاروں کے تعداد میں ٹرالر آتے ہیں ہم ان کو کس طرح روک سکتے ہیں ہمیں یہ سہولت دے دیں پھر ہم بالکل ان کو روک سکتے ہیں۔

عبد الرحمن زیارتوال۔ جناب اپنیکر اس میں بنیادی طور پر یہ مسئلہ ہے اس میں پھر یہ ہے کہ ہم تمام مل کر صوبے کے مفادات کی تحقیق کریں لیکن کچھ اس صاحب بتا چکے ہیں کہ وہاں سے لا انسس جاری ہوتے ہیں نظر صاحب کہتے ہیں کہ کراچی سے لا انسس جاری ہوتے ہیں لوگ کراچی سے یہاں آتے ہیں اور چھلکیوں کو پکڑتے ہیں جناب تیری بات یہ ہے کہ ہمارے پاس وہ سہولت نہیں ہے جیسا کہ نظر صاحب خود

فرمادی ہے ہیں کہ تم ان کو پکڑنیں سکتے تو جناب اپنے صاحب جب یہ چیزیں ہیں تو اس پر آپ کمینی بھاتے ہیں اس پر باتفاق دھونے کی طرف سے انکو اگر ہو صوبے کی طرف سے اس پر بات کی جائے اور صوبے کی آمدنی کا یہ ایک ذریعہ ہیں اس کو صوبے کے لیے محفوظاً بنایا جائے۔

جناب اپنے۔ جی مولانا صاحب اس سوال کو اپ کیا کریں۔

رجت علی بلوچ Sir point of order

جناب اپنے۔ رجت صاحب پہلے آپ مولانا صاحب کو بات کرنے دیں پھر بعد میں آپ بولیں مہربانی جی مولانا صاحب آپ فرمائیں۔

مولانا عبد الواسع (سینئر وزیر)۔ جناب اپنے کافی بحث ہو گیا اور کچھ مشکلات مسائل اس میں ہیں کیونکہ خود مشر صاحب تسلیم کر رہے ہیں اور وہاں پر اپوزیشن کے دوستوں کے طرف سے جن چیزوں کے بارے میں نشاندہی ہوئی تو جناب اپنے میں سمجھتا ہوں کہ جتنے بھی جلدی ممکن ہو، ہم اور ملکہ ماہی گیری کے مشر اس پر جلدی مینگ کر لیں گے جو بھی مشکلات ان کے پاس ہو فتنہ کے حوالے سے ہو یا کسی اور چیز کے حوالے سے ہو پڑوائیں کے حوالے سے ہو انشاء اللہ یہ ہم ثتم کر دیں گے اور ہم دوستوں کے لیقین دہانی کرتے ہیں کیونکہ اس پر کافی بحث ہوا ہے اور کافی چیزیں بھی سامنے آگئے ہیں اور ہمارے نوٹس میں کچھ باتیں مشر صاحب کے نوٹس میں بھی آگئی ہیں اس لیے مشر صاحب نے بھی مشکلات تسلیم کر لیا تو اس مسئلے کو حل کرنے کی جلد از جلد کوشش کرتے ہیں۔

جناب اپنے۔ یہ جتنے بھی پوائنٹ انہوں نے 50 آپ نے نوٹ کیا ہے جی رجیم صاحب۔

عبد الرحمن زبارقاوی۔ جناب اپنے میں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ یہ جو فخر برداری پارٹی ہے ایک معنی میں یہ اختیارات کے حوالے سے صوبے کے ساتھ ہیں ہے تو ہم یہ بات کرنا چاہتے ہیں کہ اس کے تمام اختیارات صوبے کے ساتھ ہو اور صوبے اس کی لائنسنگ ہو جو کچھ بھی ہو صوبہ ہی اس کو ڈیل کرے اور کس طریقے سے یہ اختیار ہم صوبے کو لے کر دے سکتے ہیں بنیادی بات یہ ہے صوبائی مشر اور ملکہ پھر اسمبلی کو جو ابدہ ہو اب جناب یہاں پر یہ آمدی کی کہہ رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ گورنمنٹ کو یہ آمدی نہیں ہوئی ہیں عموم بھی یہی گورنمنٹ کے لوگ ہی ہوتے ہیں گورنمنٹ کے ساتھ انہوں کی واٹگی ہوتی ہیں گورنمنٹ

عوام کی بنیاد پر ہی بنتی ہیں تو 4 ارب کو 12 ارب 16 ارب تک آپ ایک سال میں آپ پہنچا سکتے ہیں اگر واقعی آپ اس پر توجہ دیں میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کے پروگریڈ پارٹی میں جناب اپنکر 2.4 سے میں جناب بھی ہیں سب کے لیے جو فنڈ رکھا گیا ہے 2.4 تک اسی بجٹ میں تو جناب اپنکر 2.4 سے میں جناب وزیر موصوف صاحب سے واسع صاحب سے بھی میں یہ کہتا ہوں کہ آپ نے ان شعبہ چات کو نظر انداز کر کے آپ لوگوں نے زیادتی کی ہے اور بجٹ میں بھی ہم یہ چیز رہے تھے کہ جناب پروگریڈ مدت میں آپ پسی بڑھائیے تاکہ صوبے کی آمدی ہو صوبہ خود مکمل ہو اور اس سلسلے میں آپ سے روشنگ یہ چاہئے ہیں کہ اس سلسلے میں چند بھی کارروائی ہے یہ تمام کے تمام صوبے کے ماتحت ہو صوبہ ہی اس کو ڈیل کرے اور کسی کا بھی اس میں عملِ ضل شہوت اس وجہ سے آپ صوبے کی وہ کرو سکتے ہیں۔

جناب اپنکر - OK مہربانی بھی رحمت علی بلوچ۔

رحمت علی بلوچ - جناب اپنکر اس میں جو آمدی کی بات ہو رہی ہیں لیکن اگر ہم اس اہم سوال کو دیکھیں اور دوسری بات یہ ہے کہ یہاں مشتری موصوف صاحب ذیپ سی فنڈ پالیسی پر جو بات کی کہ جناب اپنکر صاحب یہاں پر سب سے بڑا مسئلہ ہمارے غریب چھپریوں کا ہے جو وہاں سے یہ زرا آتے ہیں وہ وائزیں بھی استعمال کرتے ہے غیر قانونی جاں بھی استعمال کرتے ہیں

جناب اپنکر - رحمت صاحب آپ بات میں اس پر بحث مکمل ہو چکا ہے اب صرف بات یہ ہے کہ یہ چکر مرکز کے پاس ہے یا صوبے کے پاس ہے اس پر کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا ہے۔

رحمت علی بلوچ - جناب اپنکر اس بات پر میں بھی آرہا ہوں کہ وزیر موصوف صاحب کو سندھ کے مالی گیروں نے دعوت دیا تھا اپنی طور پر۔ کہ آپ آجائیں بلوچستان اسلامی میں ریز ولیش مشترک طور پر لاکیں جو ذیپ سی فنڈ پالیسی ہیں وہ صوبے کا حق ہے جناب اپنکر ہم لوگ یہی چاہتے ہیں کہ یہاں مشترک طور پر ایک ریز ولیش لایا جائے اور اس اہم سوال پر آپ ایک گھنٹہ بحث کا اجازت دیں مہربانی۔

جناب اپنکر - ابھی تو ایک گھنٹہ سے زیادہ ہو گیا کہ اس پر بحث ہو رہا ہے، مجدد خان صاحب۔

عبدالجید خان اچھری - جناب اپنکر پورے ہاؤس کی یہ مرضی ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ صوبے کے پاس ہیں اور اس کے اختیارات مرکز کے پاس ہے اگر Treasury banchs اور opposition دونوں

مل کر کے ایک مشترک قرارداد پاس کریں کہ ٹارکالائنس صوبے سے جاری ہو یہ قرارداد پاس کرواتے ہیں۔

جناب اپنےکر۔ تو آپ لوگ بینچ جائیں مشترک قرارداد لائیم question No 655 نئی جاتی ہے۔ اس اب رحیم زیارت وال صاحب اپنا سوال نمبر دریافت کریں۔

عبد الرحمن زیارت وال ایڈوکیٹ۔ جناب اپنےکر Question No 1075

عبد الرحمن خان زیارت وال سوال نمبر 1075

کیا وزیر ملکی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا حکومت صوبہ کے مختلف اضلاع میں خیل، بارکھان، ٹوپ اور سی و تھصیل ہر نائی کے عدی نالوں میں موجود دامی آب سیاہ پیش فارمنگ قائم کرنے کا راہ درکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ تلاوی جائے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ زرخون غر تھصیل ہر نائی میں 10,000 فٹ کی بلندی پر دو یوں سک پانی کا چشمہ موجود ہے جس پر سب سے مہنگی اور دنیا کی بہترین ٹراوٹ مچھلی کی فارمنگ ہو سکتی ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو زرخون غربہ قام شعبان میں ٹراوٹ مچھلی کی فارمنگ قائم کرنے کی تجویز را راد و حکومت کے زیر غور ہے اگر نہیں ہے تو وجہ تلاوی جائے؟

وزیر ملکی

(الف) ملکی ایڈوکیٹ حکومت بلوچستان نے برائے مالی سال 2004-05 میں

Stocking of fish fingerlings in various water bodies of

Balochistan

ایکیم کے تحت بلوچستان کے تمام اضلاع بیشول میں خیل، بارکھان، ٹوپ اور سی و تھصیل ہر نائی کے عدی نالوں ڈیلے ایکشن ڈیز، بھیل، ڈنڈھ اور خواہش مند فارمنگ کو تقریباً 42,00,000 مچھلی کا چشمہ صوبہ سندھ اور جناب سے مغلکا کر منفعت مہیا کیا گیا۔

(ب) پہلے چھ سال کی نیک سالی کی وجہ سے زرخون غر تھصیل ہر نائی کے چشمے خلک ہو گئے تھے اور پہلے سال کی بارشوں کے بعد ان میں دوبارہ پانی بہنا شروع ہو گیا ہے اور ایکیم بلاشبہ ٹراوٹ مچھلی کی

فاریگنگ ہو سکتی ہے۔

(ج) زرخوان غرب مقام شعبان Trou مچھلی فاریگنگ کا منصوبہ زیر غور ہے اور اس پر کام ہو رہا ہے۔

جناب اپنے Question No 1075 جی اضغر صاحب۔

اضغر علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ جناب اپنے اس کا جواب دیا گیا ہے لیکن میرے خیال میں پورے طریقے سے جواب نہیں ہے شاید وہ اس سے مطمئن نہیں ہو میں زیارت وال صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ اب بھی جس پیزی کی نشاندہی کریں جہاں بھی ضرورت ہے وہ ہمیں بتائے جیسا کہ سردار عظیم موی خیل صاحب نے ہمیں نشاندہی کرائی تو ہم ان سے رابط کریں گے باقی وہ نشاندہی کریں انشاء اللہ جہاں بھی ضرورت ہو گا اگر وہ صحیح ہو گے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کریں گے۔

جناب اپنے۔ تجی رحیم صاحب کوئی سلیمانی تونیں ہے۔

عبد الرحیم زیارت وال۔ جناب اپنے وزیر موصوف سے یہ Question یہ ہے کہ انہوں نے سوال کے جواب میں لکھا ہے (الف جز) کے جواب میں کہ 42 لاکھ مچھلی کا بیچ صوبہ سندھ اور پنجاب سے منگوا کر مفت مہیا کیا گیا یہ کہاں پر مہیا کیا گیا ہے۔

جناب اپنے۔ رحیم صاحب آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہے کہ کہاں پر مہیا کیا گیا ہے۔

عبد الرحیم زیارت وال۔ سریں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف صاحب نے کہا ہے کہ یہ لوگ نشاندہی کروائیں ہم وہاں پر کام کریں گے جناب میں نے اس سے جو سوال پوچھا ہے اس کے ایکم کے تحت بلوچستان کے تمام اضلاع بشمول موی خیل، بارکھان، ٹروب، بی تھیصل ہرنائی کے ندی نالوں ذیلے ایکشن ڈیم جیصل خواہش میں فرش فارم کو تقریباً یہ کہتے ہیں کہ 42 لاکھ مچھلی کا بیچ صوبہ سندھ اور صوبہ پنجاب سے منگوا کر مفت مہیا کیا گیا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ جناب یہ ایسا نہیں ہے ہمارے علاقوں میں سب سے زیادہ پانی موی خیل، ہرنائی ان کے تمام ندیوں میں اب جاری رہتا ہے آپ کو خود بھی پڑے ہے کہی پر بھی نہیں دیا گیا ہے۔

اضغر علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ جناب اپنے یہاں پر PSDP کا ایک ایکسیم تھا با قاعدہ یہ منظور ہو گیا اس کا ہمیں Amount ملا تھا ہم نے اخبار کے زریعہ دیا تھا کہ جس کو بھی بیچ فشناگ کے لیے ضرورت ہو وہ

محکم سے رابطہ کریں ہم نے اخبار کے ذریعے اس کو دیا تھا جن لوگوں نے درخواست دیا ہم ان درخواست کے حوالے سے لوگوں کو دے دیا اور یہ کارڈ ہمارے پاس ہے
جناب اپنے۔ یعنی آپ نے اخبار کے ذریعے اشتہار دیا تھا جس کوچھ ضرورت ہے۔

اصغر علی رند (وزیر مانی گیری)۔ جب جناب ہم نے اخبار میں اشتہار دیا تھا کہ جس کوچھ ضرورت ہے وہ آکر مرفت لے جائے۔

جناب اپنے۔ OK جی رحیم صاحب۔

جناب اپنے۔ یعنی اخبار میں آپ نے اس کا اشتہار دیا۔

اصغر علی رند (وزیر مانی گیری)۔ اور ہم نے اس درخواست کے حوالے سے لوگوں کو دے دیا۔

جناب اپنے۔ او کے۔

اصغر علی رند (وزیر مانی گیری) جو مانی پروردی کے لئے لینا چاہے وہ آجائے۔

عبد الرحمن زارتواں ائمہ و کیث۔ جناب اپنے۔ کہتے ہیں کہ جزج میں گورنمنٹ کا بنا ہوا کہیں جھیل ہو گا گورنمنٹ کا بنا ہوا کہیں ڈیکھ ہو گا۔ جہاں پر یہ تھے۔ اور آپ نے اخبار میں دیا یہ کہاں Provide کیا گیا ہے۔ آپ آدمیوں کو بلواتے یہ تو آپ ذاتی حیثیت یا پرا ہیئت کا رو بار کی حیثیت سے۔ ہم یہاں جو پوچھ رہے ہیں۔ گورنمنٹ کے طور پر جب آپ کے پاس پیسے بھی تھے اس کے لیے آپ نے مینڈر کر دیا اور اس کے لئے آپ بتا لیں لاکھ لے آئے ہیں۔ تو اس پیسے سے صوبے کے کس ا斛الاع میں کن لوگوں کو دیا گیا ہے۔ اور کس ضلع میں دیا ہے۔

اصغر علی رند (وزیر مانی گیری)۔ میں نے پہلے کہا ہے۔

جناب اپنے۔ جب اخبار میں دیا کوئی اس کے لئے آیا کس کو دیا یہ بتائیں۔

اصغر علی رند (وزیر مانی گیری)۔ یہ ہمارے پاس ریکارڈ ہے۔ ہم اس کو انشاء اللہ بتائیں گے ابھی یہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ اس کا طریقہ یہ کہ جو میں نے کہا ہے یہ ایک ہماری ایکسیم ہے۔ یہ بلوچستان میں لینڈ کے حوالے سے تھی۔ جو مانی پروردی کرنا چاہتا ہے۔

جناب اپنے۔ یہ اخبار میں آپ نے کیوں دیا ہے۔ کہ عام پبلک اس کے لئے آجائے۔

اصفر علی رنڈ (وزیر مالی گیری)۔ ہم نے اخبار میں اس لئے دیا ہے کہ حکوم کو پتہ چلے۔ کس کو ضرورت ہے اس کے ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ جس کو ضرورت ہو وہ آجائے۔

جناب اپنے۔ آپ نیں آپ نے جب اخبار میں دیا ہے۔ اس میں آپ کو کیا معلوم تھا۔ کون آئے گا کس کے پاس پانی ہے تلاab ہے۔

اصفر علی رنڈ (وزیر مالی گیری)۔ جناب وہ ہمیں درخواست دیں گے۔ درخواست کے ذریعے پھر ہمارا نمائندہ چائے گا چیک کرے گا۔ واقعی یہ چیز ہے پھر ہم اس کو سمجھ دیں گے۔ ایسا نہیں ہے کہ بغیر چیک کہ ہم اس کو سمجھ دیں۔

(مداخلت)۔

سچکول علی امداد و کیٹ (اپوزیشن لیڈر)۔ جناب میری تجویز ہے کہ انہوں اخبار کے ذریعے انفارمیشن دے دی ہے لوگوں کو اور اگر یہ فشریز ڈیپارٹمنٹ اریکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ رابطہ قائم کرے۔ کہ جس کے پاس جتنے بھی ڈیم ہیں اگر وہاں پانی وافر مقدار میں ہے۔ میرے خیال میں پھر بہتر ہو گا۔
جناب اپنے۔ یہ تجویز بھی صحیح ہے۔

اصفر علی رنڈ (وزیر مالی گیری)۔ یہ تجویز صحیح ہے۔ لیکن پچھا ایسے ڈیم ہوتے ہیں۔ کہ کچھ جلدی خٹک ہو جاتے ہیں اور کچھ میں پانی رہتا ہے۔

جناب اپنے۔ آپ اریکیشن سے رابطہ کریں لوگوں سے رابطہ کریں جہاں جہاں ڈیم ہیں۔ پھر آپ اس کی لست لے لیں۔ اور وہاں اپنی شہیں بھجوائیں۔ اور حجم فراہم کریں۔

اصفر علی رنڈ (وزیر مالی گیری)۔ آپ کی تجویز بالکل صحیح ہے۔ ایسا کریں گے۔
مداخلت۔

عبد الرحمن زیارتوال امداد و کیٹ۔ جب 42 تالیس لاکھ تم کے لئے ملے ہیں۔ کہاں کس کو جناب یہ بتا لیں لاکھ دیتے ہیں۔

اصفر علی رنڈ (وزیر مالی گیری)۔ جناب یہ فریش Question ہے۔ ہم اس کا جواب ان کو دیں گے۔ وہ بعد میں پوچھیں۔

عبدالجید خان اچھری۔ بابا آپ نے جواب دیا ہے۔ میں بتائیں لاکھ لے آیا ہوں۔ وہ کس کو دیتے ہیں۔

احسن علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ آپ ہمارے پاس آئیں جاہرے پاس پورا ریکارڈ ہے۔

عبدالجید خان اچھری۔ بتاویں کہاں ہے ریکارڈ۔

احسن علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ آپ آجائیں آپ کو بتائیں گے۔

جناب اپنیکر۔ آپ میں جتنا بھی لست ہے جہاں جو آپ نے لکھا ہے بتائیں لاکھ کا چھ صوبہ سندھ اور پنجاب سے منگو کر لوگوں کو منت فراہم کیا ہے۔ وہ لست کی کاپی آپ ایک اسمبلی سکریٹریٹ میں بھی جمع کرائیں۔

جناب اپنیکر۔ او کے اور ان کو بھی دے دیں۔ پھر ہم انکو بھجوادیں گے۔ 42 بتائیں لاکھ کا وہ لست ہو گا۔

عبدالرحیم زمارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب بتائیں لاکھ سے انہوں نے کتنی حکومت کی ہے۔ اور پسیے پنجاب سندھ سے منگوانے کے لئے کتنے دیتے۔

جناب اپنیکر۔ بتائیں لاکھ کا چھ اور جتنا خرچ آیا اس میں اس کی بھی معلومات ہونی چاہیے۔

عبدالرحیم زمارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اپنیکر آپ ہماری بات سئیں۔ اور انہوں نے کہا ہے۔ زرغون غر میں چشمہ خشک ہو گیا ہے۔ یہاں کوئی نہ بتایا ہے کہ وہ چشمہ وہ خشک ہو گیا ہے۔ وہ تو خشک نہیں ہوا ہے۔

(مدائلت)

یہ انہوں نے کہا ہے اور آگے کہتے ہیں کہ اس میں کام ہو رہا ہے جناب کام کہاں ہو رہا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (اپوزیشن لیڈر)۔ جناب یہ تو انہوں نے چھلی کے چشم کا کہا ہے پڑھیں اور جانوروں کے لئے یہ کیا کریں اور کہاں لا کیں گے۔

احسن علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ ہم ان تمام منصوبوں پر غور کر رہے ہیں۔ کاغذی کارروائی ہو رہی ہے۔

عبدالرحیم زمارتوال ایڈووکیٹ۔ جہاں تک جناب زرغون غر کے اس چشمے کا تعلق ہے یہ دس ہزار کی بلندی پر ہے۔ یہ بھی خشک نہیں ہوا ہے۔ اور اس کا پانی اتنا تھنڈا ہے کہ آپ اس میں ٹراوٹ چھلی پال سکتے ہیں۔ اور ٹراوٹ چھلی دنیا کی سب سے بہتی چھلی ہے۔ اور ہم اس کو یہاں آسانی سے پال سکتے ہیں۔

جناب اپنیکر۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ یہ خشک نہیں ہوا ہے۔ اور یہ چھ دہاں لے جائیں۔ اور پھر یہاں قیمتی

چھپلی کی نشونما ہو۔

اصغر علی رنڈ (وزیر مالی گیری)۔ جناب یہ بالکل واضح ہے۔

عبد الرحمن زبارتوال امبدود کیٹ۔ جناب یہ کہتے ہیں کہ اس پر کام ہو رہا ہے۔ یہ کام کہاں ہو رہا ہے۔ یہ ذمہ دار فلور ہے۔ انکو یہاں ذمہ داری سے بات کرنی چاہیے جواب دینا چاہیے۔

اصغر علی رنڈ (وزیر مالی گیری)۔ ہمارا ایک منصوبہ ہے منصوبے پر کام ہو رہا ہے۔ یہ جواب حج میں واضح ہے۔ زرعون غر کے مقام پر ٹراؤٹ چھپلی پانے کا منصوبہ زیر غور ہے اور اس پر کام ہو رہا ہے۔

عبد الرحمن زبارتوال امبدود کیٹ۔ لئے سال سے۔

اصغر علی رنڈ (وزیر مالی گیری)۔ تمنی مبنی سے اس پر کام ہو رہا ہے۔

عبد الرحمن زبارتوال امبدود کیٹ۔ جناب وہاں کوئی کام نہیں ہو رہا ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ کہوں گا کہ وہ اپنے ذہن کو درست رکھے اور یہاں Fact & Figure سے جواب دیں۔ یہ ذمہ دار فلور ہے۔ اور یہاں وقت بہت کمی ہے۔ ہمارے سوالات ہیں وہ جناب یہاں رہ گئے ہیں۔ تو ذمہ داری سے یہاں پر Statement دینی چاہیے۔ اگر کوئی کام ہو رہا ہے تو کیا نوعیت ہے اور کیا منصوبہ ہے۔ جناب یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اپنے آپ کو چڑانے کے لئے اور تمیں خوش کرنے کے لئے یہ جواب دے رہے ہیں۔ میرا حلقہ ہے مجھے پڑھے ہے۔ وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ ایک بھی آدمی وہاں ان کا کیا ہے۔ مجھے بتائیں کون گیا ہے لئے آدمی گئے ہیں کس تاریخ کو گئے ہیں گیا دیکھا ہے۔ کچھ بھی نہیں ہے۔ جو ذمہ داری Statement یہاں دے گا۔ وہ صحیح ہو۔

جناب اپنکیر۔ یہاں لکھا ہے زرعون غر میں چھپلی فارمنگ کا منصوبہ زیر غور ہے۔ اس پر کام ہو رہا ہے۔ یہ جو آپ نے جواب دیا ہوا ہے۔

اصغر علی رنڈ (وزیر مالی گیری)۔ جیسا یہ سوال دیں گے ایسا ہی ہم جواب دیں گے۔

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت)۔ جناب انہوں نے لکھا ہے کہ منصوبہ زیر غور ہے تو ہو گا۔ اور اس پر کام ہو رہا ہے۔ یعنی ورنگ پر کام ہو رہا ہے۔

اصغر علی رنڈ (وزیر مالی گیری)۔ سائبنت پر نہیں ابھی صرف منصوبے پر کام ہو رہا ہے۔

عبدالرحيم زارتواں ایڈوکیٹ۔ تھیک ہے سائیت پر نہیں کاغذ پر نہیں۔ ابھی ہمیں ان کے دل کا کیا پڑھے۔ اور اصل میں یہ کہنا کیا چاہ درہا ہے۔

جناب اپسکر۔ اب اس کا جواب کلکشن ہوا ہے۔

عبدالرحيم زارتواں ایڈوکیٹ۔ جناب انہوں نے لکھا ہے کہ چشمہ خلک ہو گیا ہے۔ مفروضات یہ ہیں جناب اپسکر۔ میں وزیر صاحب کو کہوں گا آج اس پر اتنی بحث ہو گئی ہے وہ سائیت پر خود جائے گا۔ اور وہ خود دیکھنے گا کاغذات پر جو کارروائی ہو رہی ہے۔

عبدالرحيم زارتواں ایڈوکیٹ۔ جناب ایسا ہے میرے ساتھ وزیر صاحب خود جائے۔ ان کو موقع پر یہ دیکھا دوں گا۔

امیر علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ جناب یہ دعوت دے انشاء اللہ جائیں گے۔

جناب اپسکر۔ یہ تھیک تجویز ہے یہ اچھی بات ہے۔ جو بھی مسئلہ جس طبقہ میں بھی جائے۔ وہاں کا ایم پی اے اپنے ساتھ لے جائے۔

عبدالرحيم زارتواں ایڈوکیٹ۔ جناب وہ اس کام کے لئے میرے ساتھ خصوصی طور پر ساتھ جائے گا۔

امیر علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ یہ دعوت دیں تو انشاء اللہ جائیں گے۔

عبدالرحيم زارتواں ایڈوکیٹ۔ بالکل دعوت ہے۔

(مداخلت)

عبدالرحيم زارتواں ایڈوکیٹ ہنر 1076

کیا وزیر ماہی گیری از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گودار، پسمانی، جیونی، اور ماڑہ، حب و دیگر 35 مقامات سے سالانہ ہزاروں ٹن مچھلی حاصل ہوتی ہے۔

(ب) اگر جزو، (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان مچھلیوں سے سالانہ کس قدر آمدی حاصل ہوتی ہے۔ اور مچھلیوں کے فلاں کے لیے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں نیز کیا حکومت صوبے میں مچھلیوں کے گوشت کے پیلائک کے لئے مفت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو مجہہ بتائی جائے؟

یہ درست ہے کہ گوادر، پختنی، جیونی، اور ماڑہ، حب و دیگر 35 مقامات سے سالانہ ہزاروں ٹن مچھلی پیدا ہوتی ہے جن کی سالانہ پیداوار 7,057.057 میٹرک ٹن مچھلی ہے ان کی قیمت تین ارب چوراسی کروڑیں لاکھ تک میں ہزاروں سو چھتر (4,104,5274) روپے ہے۔ جنکی پیکنگ پر انبویٹ سیکٹر میں 12 فیکٹریاں کر کے کراچی بھیجتے ہیں۔ مندرجہ بالا پیداوار سے صوبے کو کوئی آمدی نہیں ہوتی ہے۔ (2004) 124755.057 میٹرک ٹن اور پچھروں کے فلاح و بہود کے لئے چار اسکیمیں (PSDP) میں منظور ہو چکی ہے جن کی کل مالیت تین کروڑ 3,000,000,000 روپے ہیں اس رقم سے غریب مالی گیروں کے لئے انجنی، جال اپنی باریں خرید کر مالی گیروں میں تقسیم کی جائے گی۔

اصغر علی رند (وزیر مالی گیری)۔ جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

جناب اپنیکر۔ جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

عبد الرحیم زیارت والی اللہ وکیٹ۔ جناب انہوں نے جواب میں کہا ہے۔ پختنی اور ماڑہ گوادر حب اور دیگر پختیں مقامات پر سالانہ ہزاروں ٹن مچھلی پیدا ہوتی ہے۔ جن کے سالانہ پیداوار ایک لاکھ چھوٹیں ہزار سات سو میٹرک ٹن۔ اور اس کی قیمت تین ارب چوراسی کروڑیں لاکھ تک چھتر روپے۔ لیکن جناب یہ کیا کہتے ہیں۔ آخری فقرے میں اگر آپ اس کو دیکھیں گے۔ جن کی پیکنگ پر انبویٹ سیکٹر میں بارہ فیکٹریاں کر کے اس کو کراچی بھیجتی ہیں۔ یہ آپ کے پاس نہیں ہے۔ آپ مچھلی پکڑتے ہیں۔ آپ اس کو ڈبوں میں بند کر کے آگے بیچ دیتے ہیں۔ بند کرنا بیچنا اور اس کو لے جانا یہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ یہاں پھر ہم اللہ والے ہیں گئے ہیں مچھلی ہم یہاں سے پکڑتے ہیں۔ میں گوادر گیا تھا۔ سول کلوکا جوڑہ ہے۔ پانچ روپے فی ڈبہ صرف آنکوڈیتے ہیں۔ سول کلوکے ان سے پانچ روپے لیتے تھے۔ تو ظلم تو دیکھیں صوبے کے ساتھنا انسانی کی ایک حد ہوتی ہے۔ میں نے خود اس کو دیکھا ہے۔ وہ اس کو گاڑی میں ڈال رہا تھا۔ میں نے کہا اس سول کلوکا کتنا دیتے ہیں۔ اس نے کہا پانچ روپے ملتے ہیں۔

جناب اپنیکر۔ کیا پانچ روپے اس ڈبے کے ملتے ہیں۔

عبد الرحیم زیارت والی اللہ وکیٹ۔ ہاں اس نے کہا پانچ روپے ملتے ہیں۔ وہ لگا ہوا تھا وہ رکا بھی نہیں

ہے۔ جناب اپنی بات یہ ہے یہ ہمارے صوبے کی آمدی ہے یہ ہمارے آمدن کے ذرائع ہیں۔ اس سے ہم پورے صوبے کو چلا سکتے ہیں۔

جناب اپنی بات یہ ہے یہ ہمارے صوبے کی آمدی ہے یہ ہمارے آمدن کے ذرائع ہیں۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈو کیٹ۔ جناب میرے کہنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ ملکہ صنعت نے گواہ میں پہنچ جیونی میں بھی صنعت لگانے کو شکیں کیوں نہیں کی ہے۔ جب ہماری چیزوں کو قبضہ کیا جاتا ہے تو ہم چیختے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ترقی نہیں چاہتے ہیں۔ یہ ترقی یہ چیز موجود ہے اس کی صنعت ہوئی چاہیے۔ اور یہ صنعت نہیں لگائی ہے اور قبضہ کے لئے یہ لوگ آجاتے ہیں۔

جناب اپنی بات یہ ہے یہ ہمارے صوبے کی آمدی ہے یہ ہمارے آمدن کے ذرائع ہیں۔

چکوال علی الیڈو کیٹ (اپوزیشن لیڈر)۔ جناب عالی جو پوائنٹ زیارت وال نے اٹھایا ہے۔ وہ صحیح ہے بلوچستان میں جتنے آپکے پروڈاکٹ ہیں بدلتی سے کسی پروڈاکٹ کا کوئی مارکیٹ نہیں ہے ہماری نصیر آباد کی گندم ہے چاول ہے مارکیٹ نہیں ہے ہمارا بھور ہے مارکیٹ نہیں ہے ہمارا سیب ہے اسکی مارکیٹ نہیں ہے البتہ گورنمنٹ کو چاہیے کہ مارکیٹ کو سندھ میں بڑی آمد درفت ہے اگر آپ مارکیٹ کے ساتھ دہاں بغاوت کریں تو وہ آپ کی پروڈاکٹ کو نہیں لیں سکے اور آپ کا بتنا بھی اشیاء ہے یہ سب کھل سڑ جائیں گے اسکے لئے اگر حکومت ایک حکمت عملی بناریں یہ جتنے بھی مارکیٹ ہیں یہ آپ کے پاس نہیں ہیں سندھ کے پاس ہیں اس پر بلوچستان حکومت کو بلوچستان کے عوام کو سوچنا چاہیے بالکل یہ مسئلہ ہے۔

جناب اپنی بات یہ ہے یہ ہمارے صوبے کی آمدی ہے یہ ہمارے آمدن کے ذرائع ہیں۔

عبدالرحیم زیارت وال۔ جناب آپ کا ملکہ صنعت ہے ملکہ فخر ہے ملکہ لا یو اسٹاک ہے ملکہ زراعت ہے اور اس کے علاوہ ایک دو ملکے اور بھی ہیں آپ کے پروڈاکٹوں اس مد میں صرف 2,4 ترقیاتی بہت کا ہم خرچ کر رہے ہیں اور ہم بھیک مانگ کر کہاں تک پہنچ گئے اس وقت آپ PSDP کو نہیں چلا سکتے ہیں میں آپ کی نوٹس میں اس ایوان کی نوٹس لانا چاہتا ہوں کہ آپ اس وقت PSDP کو ہاتھ نہیں لگا سکتے جب آپ PSDP کو ہاتھ نہیں لگا سکتے تو آپ کیا کہتے ہیں کہ پیسے نہیں ہیں اور جو بہت پاس ہوئی تھی وہ آپ لوگوں نے پاس تو کروائی اس میں یہ تھا کہ 118 بہت خسارہ تھا اور وہ اس صورت میں اگر ہمیں

8 ارب روپے مرکز نے دیئے تو یہ خسارہ ہے اگر نہیں دیئے بھٹ خسارہ پھر میرے خیال میں کوئی 31 ان جاتا ہے جب کہ بھٹ کے مطابق آپ کے بھٹ خسارے کا 12 خسارے سے آگے آپ نہیں جاسکتے ہیں وہ بھی آپ لوگوں نے پاس کروائی 8 ارب روپے بھی نہیں دیئے اور س وقت آپ کے on going اسکیمات کے علاوہ آپ کے PSDP کا کوئی ایکیم نہیں چل رہا ہے ہمیں تو نظر انداز کر دیا گیا تھا ہمیں تو تکال دیا گیا تھا اپوزیشن شرمنوع ہے ان کو کچھ بھی نہیں دیا گیا جو آپ لوگوں کے اسکیمات ہے جناب اس کے لئے آپ لوگوں کے پاس ایک روپیہ نہیں ہے تو یہاں میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہاں کے پروڈکٹس جو ہے اس کے لئے آپ لوگوں نے ایک پیسہ بھی نہیں رکھا ہے صنعت کے لیے 001 کے قریب کچھ رکھا ہے تو صنعت لگانے الی چیزیں کو پیدا اوار میں اضافہ کرنے اس کو آگے لے جانے والے صاحب اگر یہاں ہوتا تو جناب ہم اس کو آگے لے جانے جناب اس کے بغیر ہم نہیں چل سکتے۔

جناب امیرکر حافظ صاحب بڑی اچھی تجویز ہے مولا ناواجع صاحب کہاں ہیں۔

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت)۔ جناب امیرکر زیارتوال صاحب نے تجویز پیش کی ہماری جو ذیپارٹمنٹ ہے جس کے ذریعے بلوچستان کو آمدتی ملتا ہے واقعی اس کے لئے الی منصوبہ بنندی ہونا چاہیے تاکہ صوبہ آمدن کی مد میں ترقی کر سکیں جناب امیرکر ہمارے صوبہ میں آمدن کے ذرائع دن بدن پیچھے جا رہے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ ہم خود اپنے صوبے کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں تو زیارتوال صاحب کی جو تجویز ہے ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں اس پر ہم پیغام کر جیسا کہ مولا ناواجع صاحب نے جو فشریز کے ساتھ بیٹھنے کی جو تجویز پیش کی اس کو بھی اس میں ذال دیے۔

جناب امیرکر حافظ صاحب آپ اس پر کامیبی کی اچالس میں غور کریں گے۔

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت) انشاء اللہ۔

جناب امیرکر۔ یہ تجویز آپ توٹ کریں اور یہ آپ کی ذمہ داری ہے اور یہ کمٹی میں آپ بھی جائے۔

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت) انشاء اللہ یہ ہماری ذمہ داری ہے۔

جناب امیرکر میربانی OK-OK Next Question No 1 عبد الرحمن زیارتوال

کیا وزیر ماہی گیری از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبے کے ساحلی علاقوں سے دنیا کے کن کن ممالک کو سالانہ کس قدر پھیلی برآمد کی جاتی ہے۔ نیز ان پھیلوں سے صوبے کو سالانہ محاصل اور حاصل آمدی میں ساحلی علاقوں کے عوام کے مفاد میں کن کن مددات میں کس قدر رقم مصرف میں لانے کی تفصیل دی جائے؟
وزیر ماہی گیری۔

یہ درست ہے کہ گواہ، پختنی، جیونی، اور ماڑہ، حب و دیگر 35 مقامات سے سالانہ ہزاروں ٹن پھیلی پیدا ہوتی ہے جن کی پیداوار سالانہ 2004 (2004-2005) 124755.057 میٹرک ٹن اور پچھروں کے فلاج و بہروں کے لئے چار اسکیمیں 2004-05 PSDP (PSDP) میں منظور ہو چکی ہے جن کی کل مالیت تین کروڑ روپے 3,00000000 روپے ہیں اس رقم سے غریب ماہی گیروں کے لئے انجمن، جال اسپھیر پارٹی خرید کر ماہی گیروں میں تقسیم کی جائے گی۔

جناب اپنے بزرگ بھائی وزیر صاحب۔

اعظم علی رینڈ (وزیر ماہی گیری)۔ جواب پڑھا ہوا التصور کیا جائے۔

جناب اپنے بزرگ بھائی پکول صاحب۔

پکول علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف)۔ جناب عالی! ایک ایسے امر کو جو ہمارے اسلامی سے متعلق تھا اس سے نکال کر کوئٹہ تک پہنچا دیا گیا ہے۔ ہمارے نکتہ نگاہ میں کوئٹہ کا ایک تقدس اور بڑا احترام ہوا کرتا ہے اور جہاں تک اسلامی ہے مہربانی کی اسلامیوں کی بڑی عزت اور احترام ہوا کرتی ہے۔ میں بحثیت ایک اسلامی کے رکن کے اور ساتھ ساتھ ہی ایک وکیل کے میرادوںوں مقدس اداروں سے واسطہ ہے۔ ہر چند کہ کچھ ایسے مسئلے ہوتے ہیں وہاں جو باوڈھری لاکن ہے ایک دوسرے سے دوسرے حصے تک۔ ایک دوسرے کا احترام کرنا تاک وہاں انہوں کے جو اختیارات میں conflict نہ ہوں۔ میں اس مسئلے میں جہاں تک پاریٹ ہوں۔ جہاں تک عدیہ ہے اور انتقام یہ ہے اس مسئلے میں ہمارا یک مشہور و معروف jurist ہوا کرتا تھا جناب اے کے بروہی۔ اس کی کتاب میرے پاس ہے اگر مجھے

اجازت ہو میں پڑھوں گا کہ اس نے ہر ایک آرگن کی کس طرح define کی ہے اور ہر ایک آرگن کو ہر ایک functionary کی جواختیارات ہیں وہ بتاؤ یہ ہیں۔

جناب اپنکر اجازت ہے۔

چکوال علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف)۔ یہ سر ایک Fundamental Law of

MECHANISMS OF PARLIAMENTARY^{صلی} Pakistan

under Executive ^{یعنی مختصر} Legislature - DEMOCRACY

- our Constitution

Of all the three principal departments within which the sovereign power of our State is distributed namely the Legislature, Executive and Judiciary, it is the Legislature that جو ایئن دنوں سے اے کے بروہی کے جو reasoning is logically prior to the remaining two.

الغاظ ہیں کہ مقتضے عدالتی اور انتظامیہ سے اعلیٰ اور ارفع ہے اس کی پھر وہ کس طرح دیتا ہے considering that our Constitution establishes "Parliamentary pattern of interpretation" کرتے ہیں اور انتظامیہ کی تشریع و تفصیل کرتے ہیں جسے ہم انگریزی زبان میں "interpretation" کہتے ہیں اور انتظامیہ انہوں کی کیا کر لے گا ہماری قانون اور ہماری پاکیسی - قانون ہم بناتے ہیں پاکیس اس پر implement کر لے گا قانون ہم بناتے ہیں اس پر انتظامیہ ہی عملدرآمد کر دے گا۔ ابھی بات یہ ہے کہ ایک proceeding جو ہوا ہے ہمارے سامنے اس سلطے میں جناب والا میں آ جاؤں گا برطانیہ جو پارلیمنٹی نظام کی خاتون کہا جاتا ہے اس کی آئین کی جو بنیادی چند documents ہیں ایک یہ جو میکنا کارنا جو 1989ء کو برطانیہ کی جمہوریت کی base انہوں نے فرمائی۔ Bill of right کی جو آرٹیکل 9 ہے اس میں صراحة کے ساتھ یہ لکھا گیا ہے کہ جو بھی کارروائی اسکی میں پارلیمنٹ میں ہوں گے اس میں وہاں

کاظم لیا ہے کہ بغیر پارلیمنٹ بغیر اسکلی کے ان معاملوں میں کوئی exclusive cognisance ذپیارثمند یا ادارہ مذاقلت نہیں کر سکتا ہے۔ میں نے جو پہلے ہی کہا تھا جناب والا برطانیہ کی جوڑ بکری سی ہے وہ ہمارے لئے ایک مشعل راہ ہے اُس کی جو قانون ہے اُس کی جو سُم ہے جو West Minister System پاکستان اور ہندوستان میں چل رہا ہے۔ یہ سارے اُسی برطانیہ کی نظام ہے۔ اور ہم لوگوں کی جو آئین اور ہماری جو نظام ہے ہماری آئین 1935ء ایکٹ جو برطانیہ کا تھا اُسکا یہ چیز ہے۔ ہم اُسے ہی چلا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ہماری جو 1973ء کی اپنی آئین ہے جناب والا 1973ء کی جو آئین کی آرٹیکل 66 ہے اور 69 میں جناب والا کی خدمت میں آرٹیکل 66 پڑھوں گا اُگر جناب والا مجھے اجازت دیں Subject to the Constitution and to the rules of procedure of [Majlis-e-Shoora (Parliament)], there shall be freedom of speech in [Majlis-e-Shoora (Parliament)] and no member shall be liable to any proceedings in any Court in respect of said or any vote given by him in [Majlis-e-Shoora (Parliament)], and no person shall be so liable in respect of the publication by or under the authority of [Majlis-e-Shoora (Parliament)] of any report, paper, votes or proceedings.

جناب ہمارے law میں جناب کی ایک الگ ہماری ایک پر چھوڑ کر چکا ہے۔

democratic Government, treatment of that State-organ of the sovereign power, that is of Legislature, should proceede the discussion of the remaining two. After all, there must be laws, before they could be acted upon and executed. The

Executive Government must derive its authority from the Constitution and the law and, in fact, the power of Executive to administer is co-extensive with the power of Legislature to make laws, for it is provided in Article 39 that the executive authority of the Federation shall extend to all matters with respect to which Parliament has power to make laws. This principle is repeated in the sphere of Provincial administration in clause (2) of Article 73. The executive authority of the Federation is, no doubt, vested in the President and is to be exercised by him directly or through the officials subordinate to him in accordance with the Constitution, but even the President is elected by the National Assembly and Provincial Assemblies in the manner prescribed by the Constitution, and the Civil and the Armed Services and other officers who constitute the agencies through which the executive authority operates, derive their capacity to act as channels of executive power only from the

Constitution and the law.

اگر ہم دنیاوی لحاظ سے دیکھ لیں اس کائنات کی بھی ایک خالق ہے۔ خالق کی ہر وقت ایک ابتری ہوتا

ہے۔ اس لئے یہ کہتے ہیں کہ مقتدر پونکہ sovereign ہے۔ یہ قانون بناتا ہے یہ آئین بناتا ہے اور یہ پاکیزی بناتا ہے۔ ہمارے جو کوڑ ہیں چاہے اپنے کس کوڑ ہوں۔ چاہے ہمارے ہائی کورٹ ہوں

اس کے جو golden rules ہیں اس کا یہ ہے کہ اگر کوئی statute یا اگر کوئی

آئین اگر کوئی ایک وہ وضع ظاہر ہو تو عدالت کو چاہئے کہ وہ جو الفاظ ہیں بغیر کسی deep interpretation کے وہ انہی الفاظ کو لیں۔ اسی طرح جناب والا 1966ء کے 1969ء بھی Court not to be inquire into the proceedings of Majlis-e-Shoora (Parliament) the validity of any proceedings in Majlis-e-Shoora (Parliament) shall not be called in question on the ground of any irregularity of procedure. جو بھی بے قاعدگی ہوگی اس بے قاعدگی میں شاید کسی شہری کے حقوق متاثر ہوں۔ اس کی irregularity کو ہمارے Business and Rules کو ہمارے mechanism کا ایک لا محدود جو اختیارات ہیں وہ اسے خود ہی بھی کر سکتا ہے۔ برطانیہ کی پارلیمنٹ سسٹم کا ایک The Parliament only can't make a man and a woman then do all things. ایک مرد کو عورت نہیں کر سکتا ہے ایک عورت کو مرد نہیں کر سکتا ہے باقی ہر چیز کر سکتا ہے۔ اور اس سلسلے میں ہمارے بالکل standing rules ہیں اور standing rules تو خود ہی پابند ہیں ہمارے آئین کی۔ اور ہم سارے بشویں اس اسکلی کے ہم بھی پابند ہیں اس آئین کی۔ اس کے مطابق ہم اپنے اختیارات استعمال کریں۔ اس کے مطابق ہم اپنے اسکلی کے proceedings کریں۔ جناب والا! اس کی interpretation بھر ہمارے اپنے ہی کورٹ نے 1990ء کی interpretation ہمارے لاہور ہائی کورٹ نے 1990ء میں کی ہے اگر مجھے جناب والا اجازت ہے میں اس کو پڑھوں۔ یہ جناب والا ہے P.D.Lahore 401 Wasi Zafer v. Speaker Provincial Assembly ہی اس شخص نے اسکلی کو لیکر لاہور ہائی کورٹ میں اس کو challenge کیا۔ لاہور ہائی کورٹ نے proceeding Constitution میں اپنا جو decision دی ہے جناب میں اس کو پڑھوں گا Jurisdiction: Internal proceedings and procedure of legislature--- High Court, while exercising the powers under

Article 199 has to avoid encroachment on the Constitutional preserves of other functionaries of the State. Other functionaries means apart from Judiciary namely Legislature and Executive of the State. Irregularities in procedure by Legislature can not be noticed by the Court as the Parliamentary practice authorises the Legislature to decide what it will discuss and how it will settle its internal affairs and what code of procedure it intends to adopt.

"The judiciary or judicial department though is an independent and equal co-ordinate branch of the Government and is that branch thereof which is intended to interpret, construe and apply the Constitution and law. But in exercising this power, the judiciary claims no supremacy over other organs of the government, particularly upon the legislature because by virtue of the legislature the Constitution has been framed our courts derive its powers from their Constitution as well as executive department implement on the Constitution as the policy which has been made by the Legislature. Our other organs of the Government, the Legislature but it only acts as the administrator of the public will. The Judiciary, as such, while exercising the powers under Article 199 has to

avoid encroachment on the Constitutional preserves of other functionaries of the State. In this respect effect of Article 127 read with 69 of the Constitution has to be

noticed. جناب 172 آرٹیکل کو اس لئے یہاں ایکس اس کی ذکر کی ہے کہ وہاں جو 69

آرٹیکل ہے وہاں مجلس شوریٰ ہے۔ مجلس شوریٰ mean پارلیمنٹ ہے۔ اور وہاں جو پارلیمنٹ کی

کرتی ہے اسکو Article 127 کرتی ہے جناب والا۔ اسی طرح

آبیلی کی جو مبرکی جو حیثیت اور پارلیمنٹ کے ممبر کی حیثیت ایک ہی ہوا جنی جس طرح کورٹ کو پارلیمنٹ

کے proceedings اور question کر لیں یا notice لے لیں کہ یہ اختیارات آئین

میں قدر نہ لگا دی ہے۔ بخیر 127 کے تحت صوبائی آبیلی میں یہاں جو آدمی بولے گا اس کے

proceeding کو کسی عدالت میں پیش نہیں کیا جائے گا۔ جناب اس کی جو conclusion ہے

اس judgement کی بہت خوبصورتی سے Courts نے جو اس کو consider کی ہے۔

جناب ایک صاحب Professor Erskine May's ہمارا یہ مشہور writer ہے جس نے

Parliamentary Practice کتاب لکھی ہے وہ بھی میرے پاس ہے میں بھر آپ کی

خدمت میں اُسکی جو آراء ہے پیش کرلوں گا۔ اس judgement میں اس author کی جو کتاب

ہے اس کا بھی جوال دیا ہے۔ اس میں جناب والا اس نے ہمارے ہائی کورٹ لاہور نے

In his parliamentary practice May's کی کتاب کا جوال دیجے ہوئے کہتا ہے کہ

'Such a departure will not render its responsibility to be scrutinized by any external authority for not following the rule, which is laid down by itself. These principles point out the independence of legislature and the Assemblies. Such plenary powers are contemplated in various Articles of Constitution including Article 127, these powers and the

collective privileges contemplated by the provisions of

جو میں نے کپا تھا کہ Constitution which are to be liberally interpreted.

liberal interpretation of statute ہیں ہمارے rules و golden

ہوتا چاہئے۔ جو الفاظ جو جملہ آئین میں اس کا ذکر ہے بُو یہو اُسکی ordinary meaning کو

لیں۔ اُس کی deep analysis نہ کریں۔ چونکہ آئین میں یہ الفاظ کما حقہ موجود ہے کہ

جو کارروائی اُبھی میں یا پارلیمنٹ میں ہوا کرتا ہے اُس کی سماught کی اختیارات

کوڑت کو نہیں ہیں۔ جناب leads us وہ کہتے ہیں جب آئین کی ہم لوگ ordinary

The conclusion that the interpretation کر لیں گے تو ہمیں پہنچاتا ہے procedure irregularity is any in the proceeding of Assembly

آس کی چھان میں کوئی عدالت نہیں کر سکتا ہے اور ہم یہ دیکھ رہے ہیں can't be scrutinized.

کہ unfortunately یہ مسئلہ تو important organ اور sensative organ کی ہے۔ پہلے

تو ہم دل سے احترام کر لیں گے اپنی judiciary کی۔ اور ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارا

آزاد ہو۔ لیکن یہ بھی آئین چاہئے کہ ہم بھی ایک organ ہیں۔ اگر اس organ کی احترام نہ ہو جو

یہ organ نے وہ آئین بنایا ہے جو اس کی تخلیق ہے۔ تو اس کی پھر کس طرح احترام ہو۔ جناب

میں ابھی آجاؤں گا جو Bill of right کے بارے میں جو میں نے discuss کیا تھا کہ وہ برطانیہ کی

کی democracy کے حوالے سے ایک most important دستاویز ہے بلکہ برطانیہ کی

آئین اس دستاویز کے بیشمول دیگر آنحضرات دستاویز ہیں انہوں کی اساس ہے۔ اس پر جناب والا ہے

کہ Exclusive cognisance of proceeding کا اردو میں ترجمہ یہ ہے کہ بغیر کسی

غیر کے انہوں کی cognisance کون کر سکتا ہے ہمارے اُبھی کی یا پارلیمنٹ کی جو

power ہوگا۔ اگر اس کی proceeding کر لیں تو پھر scrutinise کی جو speech

ہے ہم جو یہاں بولتے ہیں ہم لوگ جو یہاں جو سوسائٹی کی، آل سول سوسائٹی میں جتنے ups and

آتے ہیں جو تغیرات آتے ہیں اگر قدغن لگا دیا گیا اُبھیوں کو اس کا مطلب یہ ہے فلاسفی تو downs

کی۔ کہ اسکی بولنے دیں۔ اور اس سلطے میں یہ جو writer ہے میں
نے جو مال ری تھے Chapter 5 has sketched اس کتاب میں Erskine May's
out the development of Lex parliament over earlier centuries
Bill of Rights 1689 کو یعنی as a discrete part of common law. In 1689,
By the Bill of Rights, the statute law کا حصہ تھا کیا ہوا تھا کیا تھا
brought into sharper focus an important part (not all) of what
English Parliament had long claimed. The statute didn't
supersede the privilege of freedom of speech but it put the
claim on a more defined basis. The continued exclusion of
interference in or by the Courts in proceedings of either
houses, House of Law and House of Common was
proceeding کیا ہے انہوں کی جس succintly and robustly asserted.
For further استعمال کی ہے بہت سخت۔ وہ مزید کیا کہتا ہے
discussion of the respective jurisdictions of Parliament and
the courts, clearly related to the claim to freedom of speech
in and underlying the Bill of Rights is the privilege of both
Houses to the exclusive cognisance of their own
proceedings. Both Houses retain the right to be sole judge
خود ہی اپنے House of Lords and House of Commons
to be sole judge کی وجہ پر ہیں۔ اگر ان میں کوئی بے قابلی آیا تو
proceedings of the lawfulness of their own proceedings, and to settle- or
depart from - their own codes of procedure. This is equally

the case where the House in question is dealing with a matter which is finally decided by its sole authority, such as an order or resolution, or whether (like a bill), resolution, or it is the joint- bill کوئی ادارہ جائے ہو جائے کریں کہ اس کے لئے ملکی note is whether bill. concern of both Houses. The principle holds good even where the procedure of a House or the rights of its Members or officers to take part in its proceedings depends on - Bill of Rights +statute.

The fullest recognition was accorded by the courts to the rights of both Houses to exclusive parliamentary cognisance of their proceedings even in matters prescribed by statute in the judgement given in the case of Bradlaugh v Gosset in 1884. It is a very important case in the history in the English Parliamentary System. Which was decided in 1884. Question arose whether Bradlaugh, who had been returned a Member, had qualified himself to sit by making an affirmation instead of taking the oath. Subsequently, following re-election, he was prevented from taking the oath by an order of the House. In the course of his judgement in an action seeking (inter alia) to have the order declared void, Stephen J declared that even if the House of Commons forbade a Member to do what statute required

him to do what statute required him to do and, in order to enforce the prohibition, excluded him from the House, the court had no power to interfere.

اس نے کتنی خوبصورت بات کی کہ اگر statute ہوا تھا اُس کو وہ حکم کرنے نہیں دیا تھا۔ لیکن اس کو انہوں نے کا عدم کیا تھا کہ بھی آپ مجرم ہیں۔ یہ جب proceeding آیا ہے کسی بندہ جو بر اذلاء کا وہ گیا تھا بھوسٹ کے خلاف۔ کہ بھی اس کو oath نہیں دیا گیا ہے۔ یہ مجرم کیسا ہے۔ وہاں بھی کورٹ نے یہی decision دیا کہ بھی مجھے کوئی واسطہ نہیں کہ اس کو oath دیا ہے کہ نہیں دیا ہے proceeding جو وہاں ہوا ہے اس کو ریٹرین کیا ہے پارلیمنٹ کی ہے میں اس کو چیخ نہیں کروں گا۔ اس پر سر اس نے ایک خوبصورت جملہ لکھا ہے میں اس کو پڑھ کر میں میرے خیال میں آپ کا لوگوں کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔

Member to do what statute required him to do and in order to enforce the prohibition, excluded him from the house, the court had no power to interfere. The House of Commons is not subject to the control of... [the] courts in its administration of that part of the statute law which has relation to its own internal proceedings... Even if that interpretation should be erroneous [the] court has no power to interfere with it directly or indirectly.

اس proceeding میں کچھ بے قاعد گیاں ہوں بلکہ یہاں irregularity نہیں ہے غلطی ہے۔ اس کے باوجود کورٹ کو اختیارات نہیں ہیں کہ وہ اسیلی یا پارلیمنٹ کے proceeding میں مداخلت کر لے۔ جناب والا میرا submissions یہ ہیں کہ میں نے جتنے یہ کتاب آئیں یہ laws امتعاقہ جو

ہمارے writer تھے انہوں نے میں نے حوالہ دیدیا۔ میں تو میرا بھی کوشش ہے کہ ہم دو بہت important organs اور ذمہ دار province ہیں۔ ہر ایک اپنی jurisdiction میں اگر کسی کا civil right متأثر ہوا ہے ہمیں بھی پڑھے ہے لیکن 1991 جو constitutional, fundamental rights کے حوالے سے لوگ کر لیں گے ہائی کورٹ کو deep scrutiny ہے کہ بھی scrutinise نہیں کریں۔ یہاں material کیا ہے۔ میں وہ میں نہیں جاؤں گا کہ وہاں جو باتیں ہوئی ہیں کوئی فریق prejudice ہو۔ جس نہیں یہ سارے مسئلے پیدا کر دیئے ہیں صوبہ کے لئے۔ البتہ میری یہ خواہش ہے کہ اس مسئلے کو ہم لوگوں دونوں organs سنجیدگی سے قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اس کو amicably حل کریں۔ یہ میری گزارشات ہیں۔ شکریہ۔

جناب اپنیکر۔ میری بھائی۔ میں مولانا واسع صاحب سے یہ Request کرتا ہوں کہ یہ جو پگاول صاحب نے point out کیا ہے اس بارے میں آپ کیا کہیں گے کہ آیا واقعی۔۔۔۔۔ (مدخلت) عبدالرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ۔ پاکست آف آرڈر۔ میں کچھ بولوں گا تو پھر اس کے بعد مولانا واسع صاحب۔۔۔۔۔

جناب اپنیکر۔ نہیں مولانا واسع صاحب کا اپنے موقف ہے آپ کا اپنا ہے۔
مولانا عبد الواسع (سینئر فنڈر)۔ آپ پیش کریں پھر اس کے بعد لائیں گے۔۔۔۔۔
جناب اپنیکر۔ جی آپ کریں زیارت وال صاحب۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ۔ جناب اپنیکر پگاول صاحب کی وضاحتی statement خصوصاً صوبائی اسلامی اور ہماری ہائی کورٹ عدالتیہ ان کے جو اختیارات ہیں جناب اپنیکر اپنے حدود میں جناب اپنیکر پگاول صاحب نے بڑے خوش اسلوبی سے دونوں اہم آئینی اداروں کے جو اختیارات ہیں اس پر سیر حاصل بحث کی اور خصوصاً اس میں بہت سے ایسے ہمارے اپنے اور دنیا کے ہائی کورٹس اور عدالتوں کے نیچے بھی آپ کو پڑھ کے سنائے اور اس میں خود ہماری آئینی اس پرواضح ہیں جناب اپنیکر اور آئین کے ساتھ ساتھ جناب اپنیکر ہمارے اسلامی روزہ بھی اس میں واضح ہیں۔ تو ان تمام اس کے ہوتے

ہوئے جناب اپیکر ہم چاہتے ہیں کہ یہ دو آئینی ادارے کسی انجمن کے خلاف نہ ہوں اور جس کی جو اختیارات ہیں ان اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے جناب ہر ایک ادارہ اپنے طور پر صحیح کام کریں اور اس میں جس case کے حوالے سے ہم بات کر رہے ہیں اسی کی proceeding کے حوالے سے کیونکہ آئین کی آرٹیکل 69 میں شاید آپ کو کچکوں صاحب نے بھی اس کو اس کے متن کو پڑھ کے سنایا اور اس کے ساتھ ساتھ آرٹیکل 69 جب آپ پڑھیں گے جو کہ پارلیمنٹ کے حوالے سے ہے مجلس شوریٰ یا پارلیمنٹ کے حوالے سے ہے۔ تو اس کے ساتھ ساتھ جناب اپیکر آئین کے آرٹیکل 127 اس کے ساتھ جب آپ پڑھیں گے تو وہ یہ حکم دیتا ہے کہ جو قانون مجلس شوریٰ کے لئے ہے وہی پر اونسل اسٹبلیوں کیلئے ہے۔ تو it means Article آئین کی آرٹیکل 69 ایسے ہی لاگو ہے صوبائی اسٹبلی پر جو ہیسا کہ مجلس شوریٰ پر یہ لاگو ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جناب اپیکر ہماری اسٹبلی روڈز کی رقم 200 وہ بھی جناب آپ کو اگر آپ کہتے ہیں تو وہ پڑھ کر سناتا ہوں کیونکہ کچکوں صاحب وہ ریکارڈ پر نہیں لائے ہیں۔

وہ بھی یہ ہے کہ آپ کی روڈز کی 200 وہ یہ ہے کہ جناب اپیکر اسٹبلی کے کارروائیوں کے جائز ہونے میں کسی بھی عدالت یا ٹریبوٹ میں اعتراض نہیں کیا جائیگا۔ یہ بھی واضح ہے جناب ہمارے اپنے روڈز ہے اور تیسری بات میں یہ کہہ رہا ہوں جناب اپیکر کہ ادارے کے طور پر یہ جو ہمارا ادارہ ہے یہ ہمارے صوبے کا سب سے اعلیٰ ترین اور خود منظیماً با اختیار ادارہ ہے اور اس ادارے کے مہر ز جو لوگ ہیں یہ ہمارے عوام کے منتخب نمائندے ہیں یعنی They are the public representative اور وہ یہاں جب آئے ہیں یہاں پر تمام امور کو زیر بحث لا سکتے ہیں اس پر بحث کر سکتے ہیں اور وہ بحث جو ہمارے دوست اور ساتھی یہاں پر کر سکتے ہیں کا مقصد بھی یہ ہو گا کہ ہم اس صوبے میں حکومت میں کس طریقے سے ہم بہتری لا سکتے ہیں اور اپنے عوام کو کس طریقے سے ریلیف پہنچا سکتے ہیں اور جو کچھ ہم یہاں اسٹبلی میں لا پکھے ہیں جناب اس میں میں ایک Represintative کی حیثیت سے جس علاقے کا میں نمائندہ ہوں میں یہ مسئلہ دہاں درپیش تھا اور اس پر جناب اپیکر میں تحریک احتقانی بھی لا چکا ہوں اور اس میں جناب مسئلہ کے حوالے سے مسئلہ بنیادی طور پر یہ تھا کہ جو ما نیز ہے جناب اپیکر دہاں پر وہ ما نیز روں جو میرے

پاس مائنائزروں کے مطابق اس کی نالائحت ہے نہ اس کا وہاں پر کام تھا اس بخیاد پر۔

جناب اپنیکر - زیارتہال آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔

عبد الرحیم زیارتہال اینڈ وکیٹ - میں اس میں نہیں جاتا ہوں تو بات یہ ہے کہ وہ ہم لے آئے ہیں یہاں Debate ہوا ہے اور تمام ایوان نے اس کو متفقہ طور پر Unanimously اس قرار دا کو منظور کیا تھا اب اس کو کسی عدالت میں لے جانا یہ اس ایوان کی احتجاج کو مجرور کرنے کی بات ہو جاتی ہے تو جناب اپنیکر میں اس میں گزارش یہ کروں گا کہ یہ Self explanation پر چکول صاحب نے بات کی میں کہنا یہ چاہو ٹکا کہ آپ اس پر روٹک دیں گے اور اپنے اداروں کو اس کا پابند بنائیں گے کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف متوازی نہ ہو اور ایک دوسرے کے خلاف جن کے اختیارات نہ ہو وہ استعمال نہ کر سکیں۔ شکر یہ جناب اپنیکر۔

جناب اپنیکر - جی مولانا صاحب -

مولانا عبد الرؤوف (سینئر وزیر) - شکر یہ جناب اپنیکر جس معاملے پر بحث ہو رہا ہے جسے جناب چکول علی صاحب نے تفصیلی قانون کے حوالے سے اور آئین کے حوالے سے دونوں ایوانوں کی تقدیس کے حوالے سے ہائی کورٹ عدالیہ اور اس بیان اس حوالے سے تفصیلی ٹفتگوکی جناب اپنیکر اصل بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ افسوسناک اس حوالے سے ہیں کہ یہ دوسرا یا تیسرا معاملہ ہے یعنی عدالتوں کے تقدیس اپنے جگہ پر ہے جناب اپنیکر لیکن عدالتوں کے تقدیس کے ساتھ ساتھ ایوانوں کے تقدیس قوی اور صوابی ایکلی اور سیاست کا اپنا تقدیس ہے اور جناب اپنیکر جسے چکول علی صاحب نے ذکر کر دیا یہ ہمارے مقدس عدالتیں جو ہے وہ وہی چیزیں وہی قانون کے تشریع کرتے ہیں جو یہاں اس ایوانوں سے پاس ہو کر کے وہاں جائے پھر وہ اس پر فیض کرتے ہیں لیکن جب تک اس ایوانوں سے کوئی قانون سازی نہیں ہوئی ہے تو اس وقت عدالتیں کوئی قانون پر بحث بھی نہیں کر سکتے ہیں کوئی تشریع بھی نہیں کر سکتے ہیں عدالت کے سامنے کوئی قانون چیز کا نام نہیں ہوتا ہے تو جناب اپنیکر افسوس اس بات پر ہے اور میرا عدالتوں سے یہ گلہ ہے بلوچستان کے عدالتوں سے کہ بلوچستان حکومت یا بلوچستان ایکلی یا وہ کتنے کمزور اور ہم کتنے کمزور ہے اور ہمیں کتنے کمزور سمجھتے ہیں جناب اپنیکر۔ اپنیکر کے خلاف اخبارات میں یہ

دوسرا یا تیسرا مسئلہ آتا ہے کہ اپنیکر کے بارے میں انہوں نے وہاں سماعت کے لئے کیس منظور کیے ہیں جناب اپنیکر اپنیکر کا لفڑ سارے دنیا میں جائے اپنیکر کا اپنا لفڑ ہے یہ اصلی اور یہ قانون سازی سارے اپنیکر کے موجودگی میں ہوتا ہے تو جناب اپنیکر اب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ان عدالتوں نے ہمارے بارے میں جو رائے قائم کیا ہے یا ہمارے اپنیکر یا ہمارے اراکین اصلی کونوٹس جاری کرتے ہیں یہ تو درکار تو پھر ہم عدالتوں میں جا کے اور عدالتوں کے چکر لگائے یہ مسئلہ صحیح ہے یا غلط ہے وہ الگ بات ہے لیکن فس سے ان کونوٹس جاری کرنا جناب اپنیکر یہ ہم اس محض زایوان کی تو ہیں سمجھتے ہیں جناب اپنیکر اور جناب اپنیکر جن عدالتی معاملے میں یا آئین کے حوالے سے یعنی عدالتیں جو فیصلے کرتے ہیں تو اس آئین کے حوالے سے کرتے ہیں تو جناب اپنیکر اگر آئین یعنی آر نیکل 66 پر ہے جناب اپنیکر تو اس میں جناب اپنیکر دستور اور مجلس شوریٰ پارلیمنٹ کے قواعد ضابطہ کار کے طالع مجلس شوریٰ پارلیمنٹ میں تقریر کی آزادی ہو گی اور کوئی رکن مجلس شوریٰ پارلیمنٹ میں کی ہوئی اپنی کسی تقریر یادیے گئے دوٹ یادیے ہوئے کسی دوٹ کی نسبت کسی عدالت میں کسی قانونی کارروائی کا مستحب نہیں ہو گا اور یہ جناب اپنیکر ہمارے یوان کو دیکھو کہ جب یہاں کوئی تقریر ہوتا ہے تو جا کے عدالتوں کے زینت ہن جاتے ہیں اور عدالتیں ہمیں نوٹ دیتے ہیں لیکن جناب اپنیکر اس آئین میں واضح لکھا ہوا ہے کہ قانونی کارروائی کا مستحب نہیں ہو گا اور کوئی شخص پارلیمنٹ مجلس شوریٰ کی طرف سے یا اس اختیار کے تحت کسی روپرث پر غور و خوض یا کارروائی کے اشاعت کی نسبت صحیح نہیں ہو گا نہ جناب اپنیکر کوئی شخص ان کو سزا اور مستحب قرار دے سکتے ہیں اور نہ کوئی عدالت میں ان کی قانونی جواب طلبی ہو گی کہ آپ نے کیوں یہ رائے دیدیا آپ نے کیوں کسی کو یہ دوٹ دیدیا لیکن اب افسوس کی بات کہ نہ صرف اراکین کو چھوڑو۔ ہمارے اپنیکر کو بھی کسی نے معاف نہیں کیا جناب اپنیکر اپنیکر کے خلاف بھی نوٹس جاری کر دیا گی۔

جناب اپنیکر اگر 69 آر نیکل کو پڑھا جائے مجلس شوریٰ پارلیمنٹ کی کارروائی یا کسی ضابطہ کار کے کسی بھی بے قاعدگی پر اعتراض نہیں کیا جائے گا۔ یہاں لکھا ہوا ہے کہ مجلس شوریٰ پارلیمنٹ عدالتیں اصلی کی کارروائی کی تحقیقات نہیں کریں گے جیسا کہ زیارتیں نے آر نیکل 127 کا حوالہ دے دیا اب دیکھو جناب اپنیکر اس آر نیکل 127 میں یہ سب کچھ لکھا ہوا ہے کہ آئین کی شق 53 آنھا آر نیکل 54 شق

دو یا تین۔ آرٹیکل 55 آرٹیکل 3 آرٹیکل 67 آرٹیکل 66 میں آگیا ہے۔ آرٹیکل 66 میں نے پہلے پڑھ کر سنا دیا ہے۔ آرٹیکل 69 میں نے پہلے پڑھ کر سنا دیا ہے آرٹیکل 77 آرٹیکل 87.88 کے احکام کا کسی صوبائی اسمبلی یا اس کی کسی کمیٹی یا اس کے کسی ارکان یا صوبائی حکومت پر اس کا اطلاق ہو گا یہ سارے صوبائی اسمبلی کچھ لوگ کہتے ہیں یہ پارلیمنٹ یا مجلس شوریٰ کے لئے ہوتا ہے۔ جناب اپنے کردار میں اسے آرٹیکل کی وضاحت کر کے 66، 67.89 سارے اس میں شامل ہیں جیسے پارلیمنٹ یا قوی اسمبلی کے لئے ہیں تو اس کا اطلاق صوبائی اسمبلی کے لئے بھی ہوتا ہے۔ تو جناب اپنے کردار میں میں اپنے واضح دفعات اور آرٹیکل کے موجود ہوتے ہوئے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ہمارے نجی صاحبان کے پاس کونسا ایسا قانون ہے آئین ہے یا تحقیقات ہے ہمارے اوپر روز رو ز نوٹس جاری کرتے ہیں جیسے ہمارے ذمیں اپنے اپنے ایسے خلاف انہوں نوٹس جاری کر کے اور اخبارات کی زینت بنا کر کیس وہاں لگا یا۔ میں نہیں سمجھتا ہوں اور عدالتون کا احترام اپنی جگہ لیکن ہم بھی کوئی حق رکھتے ہیں ہم آئین کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے ہمیں بھی اپنا کروار ادا کرنا چاہئے اور وہی ادارے جن کو ہم تقدیس کا نام دیتے ہیں ان کا احترام کرتے ہیں تو انہیں آئین کے اندر ہمارے احتجاج کا بھی خیال رکھنا چاہئے کیونکہ ہم ایک دوسرے کے آئین اور قانون کے پابند ہیں۔ جناب اپنے کردار میں کے حوالے سے جیسے قائد حزب اختلاف نے کہا ہے زیارت وال صاحب نے کہا اور ہم اس آئین کے حوالے سے اور اس قانون کے حوالے سے یہ حق رکھتے ہیں۔ کہ ہماری اسمبلی کی کارروائی کسی عدالت میں چیلنج نہیں ہو سکتی۔ اس آئین کے حوالے سے اور نہ ہم یہ کسی زوری کے حوالے سے ہم یہ کہتے ہیں کہ ہماری کارروائی چیلنج نہیں ہو سکتی ہے آئین نے ہمیں یہ حق دیا ہے رائے کی آزادی کا حق دیا ہوا ہے لیکن جناب اپنے کردار یہ بات کہ اصل معاملہ کیا ہے کس معاملے کے بارے میں اس پر کچھ وضاحت زیارت وال صاحب نے کی ہے۔

جناب اپنے کردار۔ میرے خیال میں معاملے کو چھوڑیں اس کی ضرورت نہیں ہے آپ نے اس کی تشریح کر دی ہے یہ کافی ہے۔

مولانا عبد الوحید (سینٹر مفسر)۔ توجہاب اس بارے میں میری کچکوں صاحب اور زیارت وال صاحب پورا ایوان ہم عدالتون سے گلا بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں خدا را اس معزز ایوان کا احترام رکھتے ہوئے جو بھی شخص اس معزز ایوان ادارے کی کردار کشی کرتے ہوئے اور خاص کر اپنے صاحب کا جو لفظ ہے اس کو برقرار رکھا جائے ہم اس عدالتون سے یقین رکھتے ہیں اگر عدالتیں ہمارے اختلاف اور وقار کو برقرار نہ رکھیں تو ہم کہاں جائیں اور پھر کوئی شخص کوئی رائے قائم کر سکتے ہیں۔ کوئی رائے پھر نہیں قائم کر سکتے ہیں تو اس بنیاد پر میں سمجھتا ہوں میری پر زور request ہے اور میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔

جناب اپنے۔ مہربانی۔ مہربانی۔

چونکہ اس بیلی اپنی منفرد مخصوص نوعیت کے لحاظ سے حیثیت سے ن صرف مکمل با اختیار ادارہ ہے بلکہ اس بیلی کے تمام فیصلہ جات اس بیلی کی کثرت رائے سے عمل میں لائے جانے کی بنا پر آئیں پاکستان کی آرنسکل نمبر 66 کے ساتھ اس بیلی قواعد و انضباط کا رکے قاعدہ نمبر 200 کے تحت تحفظ کر دیتے ہیں پارلیمنٹ اور ایکین کو تقریر آزادی کے بخوبی اس بیلی کی کارروائی کسی عدالت میں چیلنج نہیں ہو سکتی ہے۔ چونکہ معزز اور ایکین نے اس سلسلے میں حاصل بحث کے ذریعے اپنے تحفظات ریکارڈ کراوے لہذا میں اپنی رو لگ تھوڑا کرتا ہوں۔ جی جان محمد بلیدی صاحب۔

جان محمد بلیدی۔ جناب اپنے میں بھی قاعدہ انضباط کا رجسٹر 1974 کے قاعدہ نمبر 77 کے تحت ذاتی بیان دینا چاہتا ہوں۔

جناب اپنے۔ مختصر ہو۔ اجازت ہے۔

جان محمد بلیدی۔ جی بالکل مختصر ہو گی جناب اپنے گزشتہ دلوں پر سوں کی بات ہے کہ بلیدہ میں ایف۔ ہی۔ اور ایک Anti terrorist force نے بلیدہ کے گاؤں کو شکن میں چھاپ مارا پوری رات تمام لوگوں کو لائن میں کھڑا کیا تمام لوگوں کی بے عزتیاں کی گئی دروازے توڑے گئے لوگوں کو مارا چینا گیا اور بہانہ یہ تھا کہ دہشت گردی جو کہ ان اور دیگر علاقوں میں وہ دہشت گردی کہہ رہے ہیں اور یہ کہ ان افراد کو ہم گرفتار کرنے کے لیے آئے ہیں لیکن پوری رات کوئی ایک بندہ بھی ان کو نہیں ملا انہوں نے نہ چادر کی پرواہ کی نہ

چاروں یو اری کی پرواداہ لوگوں کی بے عزمیاں کی اور جو گرفتار کیا صرف تین افراد کو جن میں ایک بیڈ ماشر ایک شپر اور عام پچھے ہے ان کا کسی بھی معاملے میں کوئی دخل نہیں میں بحیثیت بیٹھل پارٹی ہماری ایک واضح پالیسی ہے کہ بیٹھل پارٹی کسی بھی برم دھماکے یا کسی بھی ایسے عمل میں ملوث نہیں ہے اور وہ اس سیاست پر یقین کرتا ہے ہم جمہوری لوگ ہیں جمہوری سیاست کرتے ہیں اور جمہوری انداز میں اپنی جدوجہد جاری رکھے ہیں اور ان افراد کو تربت میں خاص طور پر ہم دیکھ رہے ہیں کہ بیٹھل پارٹی کے خلاف اور بعض دیگر علاقوں میں بیٹھل پارٹی کے خلاف باقاعدہ ایک بہم شروع کردی گئی ہے ان کے کارکنوں کو گرفتار کرنے انہی بہانوں میں ان کو تھج کرنے اور ان کو سزا دینے کے لئے اور آپ دیکھیں کہ سروبان پر ہمارے میدل اسکول کے بیڈ ماشر محمد عظیم اور اسحاق شپر ہے جن پر کوئی کیس نہیں ہے اور ان کا کسی عدالت میں دارث ہے نہ اس کی دارث گرفتاری جاری ہوئی ہے لیکن ان کو بلا جہہ گرفتار کیا گیا ہے لہذا میں اسی حوالے سے یہاں کہنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کے اقدامات سے گریز کیا جائے اور صوبائی حکومت ایف سی اور Anti terrorist force کو پابند کرے کہ اس طرح کے اقدامات سے وہ باز رہیں۔

جناب اپنے۔ میر بانی۔ جی مولا نادر محمد صاحب۔

مولانا در محمد (وزیر جج و اوقاف)۔ شکریہ جناب اپنے صاحب میں قاعدہ نمبر 177 کے تحت آجناہ کی توجہ و ذہن کی دل خراش اور ناخن ٹکوڑا واقع کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں امید ہے کہ آپ نہ صرف اس معاملے پر مجھے اپنی ذاتی تشرییفات کی اجازت دیں گے بلکہ اس پر ضروری کارروائی بھی فرمائیں گے۔
جناب اپنے۔ اجازت ہے۔

مولانا در محمد (وزیر جج و اوقاف)۔ جناب عالی واقعہ و ذہن کا عام اخبارات میں بھی تو آیا ہوا ہے واقعہ یہ ہے کہ 2 نومبر 2005 کو مولا نادر الاسلام کو وہ میں تشدد کا نشان ہاتا گیا جس سے موصوف بری طرح شدید زخمی ہوا اسی بناء پر وہ اب تک کراچی کے ہپتال میں زیر علاج ہے جناب عالی یہ واقعہ جو مولا نادر الاسلام کے ساتھ جو پیش آیا ہے یہ مظلومیت کی انتہا ہے اور ظالمیت کی بھی عالمبرداری کی نشانی ہے اسلامی نقطہ نظر سے ایک آدمی وہ کتنا بھی ناپسندیدہ شخص ہی کیوں نہ ہو کسی کے پاس کوئی پیغام لاتا ہو تو پیغام رسان کے ساتھ اسی صورت حال اختیار کرنا یہ تو اسلامی نقطہ نظر سے بھی صحیح نہیں ہے کہیں بھی کوئی پیغام

رساں کے ساتھ ایسا واقعہ ہیں آیا ظلم ہے ظلم کی شریعت نہ ملت کرتی ہے یہ بات ہماری قبائلی روایات کے بھی یہ انتہائی خلاف ہے تو اور ہمچنین قبائلیت ہوتا ہے تو ایسی صورت میں ایسا واقعہ یا ایسے حرکات وہ قابل نہ ملت ہو اکرتے ہیں پھر ایک ایسے گھر کی طرف سے اور وہ اپنے آپ کو بلا شرکت غیر بلوچستان کی مالک بھی تجھتا ہو پھر ایک بلوچستانی کے ساتھ ایسی ظلم وہ ستم پھر یہ ظلم وہ ستم بھی قتل تک ہوتا بھی ہیں لگنہ ہوتا مارنے تک ہوتا بڑی نونے تک ہوتا ایک انتہائی ذلیل ظلم کی حقیقت شد و جس میں کپڑے نکالے گئے ہوں جس میں بے عزتی کی گئی ہو اور ہمارے روایات کے مطابق ایسی بے عزتی کی صورت میں تو انتہائی وہ آدمی جو اس کھیل کے مر تکب ہوئے ہیں وہ ہمارے قبائلی روایات کے لحاظ سے بھی ہر جسے جرم کے سزاوار ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ آپ میرے تصریحات کی بنیاد پر اور اس پر پہنچ کو روائی فرمائیں گے۔ شکر یہ جناب اپنیکر۔

آخر حسین لا غفو۔ جناب اپنیکر صاحب اگر اجازت ہوتا بھی اسی مسئلے پر کچھ عرض کروں۔

جناب اپنیکر۔ جی چکول علی صاحب۔

چکول علی ایڈو و کیٹ (الیڈر آف اپوزیشن)۔ جناب اپنیکر صاحب ایک کمیٹی ان معاملوں میں ہے اس مسئلے کو ہم لوگ Agiate نہ کرے کیوں کہ وہاں ہم لوگوں کو جو کامیابی ہوتا ہے ایک خون خراب سے ہم لوگوں نے بچایا انسان سے خطا ہو گا ہم لوگ دیکھ لیں وہاں انکو اڑی کر لیں گے ایک کمیٹی کو اختیار ہو گا جو بھی ہوا میں کہتا ہوں کہ اس کو بلکہ میرا ادب سے آپ سے اپنے ہزار سوں سے اس مسئلے کو مزید نہ اچھائے کہ ہمارے وہ کام بھی خراب ہونگے میرا ایکا Request ہے اگر اس کے ساتھ زیاتی ہوئی ہے اسیں بھی افسوس ہے۔

جناب اپنیکر۔ جی لا غفو صاحب آپ کیا فرمائیں گے۔

آخر حسین لا غفو۔ آمُوْذِيَ اللَّهُ أَمْنٌ هُلُطُنُ الرَّذْمِ۔ جناب اپنیکر جیسے مولوی در محمد صاحب نے اس واقعے کا ذکر کیا جس دن یہ مولوی صاحب وہاں پر گئے تھے اس سے کچھ دن پہلے بھی ایک واقعہ ہیں آیا تھا اس میں ایک آدمی مہما بھی ہے جس گھر کی مولانا صاحب بات کر رہے ہیں اس گھر کی حضرت کی اس وقت ان کی خیال کیوں نہیں آیا اس گھر پر راکٹ کیوں بر سارے گئے۔

جناب اپنیکر۔ اس کے لئے تو کمیٹی بنائی۔ لانگو صاحب نہیں جب چیز بولے گا اس کو نے جس گھر پر راکٹ بر سائے گئے تھے جو معاملہ ہوا تھا بلوچستان اسلامی نے اس پر حمل ایکشن لیا کمیٹی بنا دیا اور بھیج دیا سب پکھ کر دیا آپ ہمیشہ جب بحث شروع کرتا ہے پرانے کو چھوڑ دا ب ایک بد بخت کے ساتھ ہوا ہے ۔۔۔۔۔ تسلیم کیا ہے جب کمیٹی نے اختیار لے لیا جب بلوچستان اسلامی کی کمیٹی کی تو وہاں پر ایک اختیار دیدیا اس کے بعد کسی سے شلوار نکالنے کی کیا ضرورت تھی۔

آخر حسین لانگو۔ جناب اپنیکر اس نے اپنے درباری یہاں پر پکیزے کیے ہیں اگر باہر سے کوئی زبردستی اندر گھنٹے کے لئے کوشش کرے آپ کیا کریں گے جناب اپنیکر کو نے اسلام میں یہ چیز ہے کہ اگر ایک پیغام رسائیں کو کوئی ملنا نہیں چاہدہ ہو تو وہ زبردستی گھر کے چار دیواری کو پامال کرنے کی کوشش کرے جناب اپنیکر یہ کس اسلام میں ہے مولانا صاحب جہاں اپنی مرضی کا اسلام لانا چاہتے ہیں اپنی مرضی سے اس کی تفریخ کرنا چاہتے ہیں جناب اپنیکر ایک گناہ گار مسلمان کی حیثیت سے اتنا ہمیں علم ہے کہ اسلام کیا کہتا ہے۔

جناب اپنیکر۔ اسے بحث آپ نہ بنائے اس قاعدہ 77 کے تحت نوٹس دیا۔ Get out - out OK تشریف رکھے جی مولانا فیض محمد صاحب۔ شور۔ مداخلات۔ (میک بند)

جناب اپنیکر۔ جی آپ تشریف رکھیں۔
(مداخلات)۔ شور آپس میں باقیں)

جناب اپنیکر۔ آخر لانگو صاحب آپ تشریف رکھیں جی مولانا واسع صاحب۔
مولانا عبد الواسع (سینئر مشر)۔ جناب والا جو اس واقعہ کے ہارے میں جو مولانا در محمد صاحب نے وضاحت کی ہے میں اختر میں گل اور لانگو صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ بلوچستان اسلامی کے اور بلوچستان کے اندر جس شخص پر اگر کوئی قلم ہو یا کوئی اس کے ساتھ نہ انصافی ہو یا کوئی اس کے ساتھ ناروا سلوک ہو جائے تو اس ایوان میں مخدودے دل سے اس ایوان میں سننا چاہئے اور اس کے لئے طریقہ کار اس کے ختم کرنے کے لئے کوشش اور ہم ان معاملوں کو کیسے ختم کر سکتے ہیں لیکن اگر اس قسم کی باقیں شروع ہو جائیں کہ یہ ہونے ہو اور نہ سردار صاحب کے گھر میں اتنے چار پانچ سو بندے بندوق

بردار کھڑے ہوں تو اس ماحول میں وہاں ٹینش میں ایک مولوی نہ زبردست اس کے گھر میں داخل ہو سکتا ہے نہ کوئی اس قسم کا وہاں معاملہ ہے رہایہ بات جوان کے ساتھ ظلم ہوا ہے مارا پیٹا ہے کیوں اس ناپسندیدہ شخصیت ہے اس کا سردار صاحب بتائیں گے جیسے قائد حزب اختلاف نے کہا اس معاملے پر بات ہو جائے گی کہ یہ واقعہ کیوں پیش آیا ہے ۔ یہ آپ کے لئے کیوں ناپسندیدہ تھے اور آپ نے یہ کیوں مناسب سمجھا کہ گھر کے اندر جب ایک بلوچ سردار کے گھر پر کوئی دش آجائے تو وہ بھی محفوظ ہو جاتا ہے لیکن ایک مولوی صاحب جس نے آپ کے گھر میں اس قسم کی حرکت کی ہے کیوں اس کے لئے سزا مستوجب ہو گیا ہے یہ تو بعد میں پڑھے چلے گا جب جناب پوچھا جائے گا۔ میں جناب اپنے ساتھوں سے مولانا فیض محمد صاحب سے مولانا در محمد صاحب سے دیگر سے یہ گزارش کرتا ہوں جیسے قائد حزب اختلاف نے ذکر کیا ہے اب تک بلوچستان کافی مشکلات میں پھنسا ہوا ہے اور اس مشکلات کے لئے اور اس کو ختم کرنے کے لئے میں بہت سی قربانیاں دینا پڑیں گیں۔ ایک نور اسلام نہ ہو جائے سو نور اسلام ہو جائیں یہ جو اس معاملے میں لگے ہوئے ہیں لیکن اس بلوچستان کے لئے ہم اپنے آپ کو اور سب کچھ قربان کر دیتے ہیں ورنہ اس قسم کے حالات۔ اور ہمارا پہلے سے بھی یہ خیال تھا کہ ہمارا سامنے یہ حالات آجائیں گے اور اس وقت میں نے کچکوں کو پہلے کہا تھا کہ کچکوں بھائی یہ معاملہ ہے بلوچستان کو یہ کسی کے لئے قابل برداشت نہیں ہے کہ یہ خونی مظہر سے بچنے کے لئے کچھ کرنا ہو گا یہ ایسا نہیں ہے کہ یہ حالات حادثاتی طور پر پیدا ہو گئے ہیں ایسا نہیں ہے ایسے حالات پیدا کئے گئے اور ہر طرف سے اس میں لوگوں کے ہاتھ ہیں یہ حالات اندر کی وجہ سے پیدا کئے گئے تاکہ یہ خونی معاملات حالات منظریہ پیچھے نہ ہٹ جائے بلکہ یہ اور آگے بڑھ جائیں تو اس بنیاد پر ہے وہ ہمارے ساتھی ہیں جس میں اس سے انکار نہیں کرتے ہیں اور ہمارا دل خون سے بھرا ہوا ہے اس کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے جس شخص نے کیا ہے یا جو جواز پیش کرتا ہے تو اس جواز پر پھر ہم بات کریں گے۔ دیکھیں گے اور جو اس کے ساتھ نا انصافی ہوا ہے تو میں سمجھتا ہوں وہ انسانیت کے اندر بھی نہیں ہے لیکن اس معاملہ پر بھی ہم صبر کا دامن نہیں چھوڑ دیں گے اور اس معاملہ پر ہم سردار صاحب سے بات کر لیتے

ہیں کہ سردار صاحب یہ کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ ہمارا سمجھی ہے لیکن ان کے ساتھ انہوں نے کوئی جواز پیش کر کوئی جواز ہمارے سامنے آگیا بلوچستان اسلامی کی کمپنی کے سامنے کوئی جواز آگئی تو ملکیک ہے اگر کوئی جائز ہوا ہے تو ہم نیت اگر جھسوں کیا یہ جائز عمل ہے یا نہیں ہے تو دیکھیں گے ابھی تک تو ہم کہتے ہیں کہ جناب اپنیکر کوئی چھپے بات کرتے ہیں لیکن کسی کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں نہ کسی کے ساتھ ظلم کرتے ہیں بلکہ ہم بلوچستان کے عوام کے ساتھ محبت رکھتے ہیں ہمارا ایک مشترک فارمولہ ہے کہ ہر ایک کے ساتھ بلوچستان کے عوام جو شخص ہو جس سیاسی جماعت سے تعلق رکھتا ہو لیکن خون ریزی سے پنج - بلوچستان کے لوگ عوام آسان اور بغیر جنگ و جدل کی زندگی گزار لیں جبکہ یہ دنیا کے لئے پسند نہیں ہے لیکن ہم جیسے کہ سردار صاحب کے گھر پر حملہ ہوا ہم نے اس کی نہ موت کی اور اس وقت اختر لانگو کو اچھا لگا لیکن اگر ایک مولوی صاحب کے اوپر حملہ ہوا ہے اس کے عزت کے لئے اس اسلامی میں ایک بات ہوئی ہے وہ سوختہ ہو گئے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ یہ کوئی سیاست نہیں سیاست برداشت کا نام ہے اور اپنے ساتھیوں کو کہوں گا اس پر زیادہ بحث نہ کریں یہ معاملہ ہم کسی پارلیمانی کمپنی کے حوالے کر دیں گے اور اگر ہمارے ساتھیوں کو یہ ناقابل برداشت ہے تو پکول صاحب یا کوئی دوسرا ساتھی اس پر بات کر لے ہم نہیں چاہتے ہیں کہ خرابی ہو اور پکول صاحب نے کہا کہ مولوی صاحب ظلطی پر ہیں اور انہوں نے اچھا کیا یہ نہیں۔ تو ہمارے لئے ان کی بات قابل قبول ہے لہذا اس بنیاد پر میں کہتا ہوں اس کو ختم کیا جائے۔

(مداخلت)

جناب اپنیکر۔ لانگو صاحب جب چیز بولے گا آپ سنیں وہ کہتے ہیں کہ نادان دوست سے ہوشیار و نمن بہتر ہے۔ یہ اسلامی اختر چان کی دوست ہے۔ دشمن اس کا نہیں ہے آپ دوست ہو کر اس کے ساتھ دشمنی کر رہے ہو۔

(مداخلت)

جناب اپنیکر۔ آپ نے اسلام کوئی میں لا یا ملا کو لا یا حالانکہ یہ معاملہ صرف دو افراد کا تھا اور اگر آپ نو دی پوائنٹ بات کر سکتا ہے کریں۔

(مداخلت)

جناب اپنیکر۔ اب ایک واقعہ ہوا ہے اس کیلئے ایک کمپنی ہے کچوں صاحب ہے زیارتوال صاحب ہے۔
جی۔ آپ بتا دیں۔

آخر حسین لانگو۔ جناب میں صرف یہ کہہ رہا تھا جیسا کہ مولانا صاحب نے اپنی تقریر میں بھی کہا ہے اس مسئلے میں کافی لوگوں کی شرارتیں موجود ہیں اور اس ایسی میں مولانا صاحب کا مسئلہ اٹھانے کی وجہے الام گانے کے لئے بہتر یہ ہے اس مسئلے کو بھی کمپنی کے حوالے کر دیں اخیار دیے آخر جان نے دیا ہوا ہے صبر قل کا مظاہرہ کیا ہوا ہے اس سے آگے بھی وہ بات کر رہے ہیں۔

جناب اپنیکر۔ یہ تجویز صحیح ہے اسی معاملے کو بھی اس کمپنی کے حوالے کر دیتے ہیں۔
مولانا درجہ (وزیر)۔ جناب اسلام کا نماق ازان مناسب نہیں ہے اپنے جو الفاظ انہوں نے استعمال کئے ہیں اس پر توبہ نکالے۔ اسلام کا نماق ازاں یا ہے۔

(مداخلت)

عبدوار حبیب زارتوال انڈو ویکٹ۔ جناب اپنیکر۔ جیسا کہ آپ نے کہا وہ کے مسئلے پر جو کمپنی بنی ہے انہوں نے یہ تجویز دی ہے اور ہماری تجویز یہ ہے یہ مسئلے اس کمپنی کے حوالے کیا جائے سبی با اختیار کمپنی دیکھے معاملات دیکھے وہ ایسی کے اندر رپورٹ پیش کرے جو بھی کارروائی ہو گی اس حوالے سے ہو گی تو میری تجویز یہ کہ اس مسئلے کو اس کمپنی کے حوالے کیا جائے۔

جناب اپنیکر۔ شکریہ۔

جناب اپنیکر۔ اب نماز کے لئے وقفہ کرنا ہے اجلاس دو، جگہ تیس منٹ تک کے لئے متوی کیا جاتا ہے۔
وقفہ کے بعد ایسی کی کارروائی زیر صدارت جناب اپنیکر شروع ہوئی۔
(نماز ظہر کی وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی دوبارہ 3 بجے شروع ہوئی)۔
کو مر پورا نہیں۔

جناب اپنیکر۔ 5 منٹ کے لئے کو مر کی گھنٹیاں بجائی جائیں۔

کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں۔

اب اس بیل کے اجلاس کی کارروائی 15 نومبر 2005 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی کی جاتی ہے۔ اجلاس کی کارروائی 3 بجکر 5 منٹ پر اختتام پزیر ہوئی۔